Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

میرا بھی مول ہوا پھر سے تیار
کہ چھپوائون نیہ کرکرشن اوتار
کرم سے انکے ہوگا شہرہ عام
رہیگا یادگار اس سے مرا نام

جو عاقل ہین چھپاوینگے خطا کو
کرینگے خرچ ہر ساعت عطا کو
کرینگے کچھ نہ اسمین عیب جوئی
خطا بخشینگے کل کرکے نکوئی

خاتمۃ الطبع

شری مدکاران کرن کرشن مہاراج کی کرپا سے اندنون مین پوتھی لاجواب بھگت جنون کے لیے سرور خاطر طرب دلی کے اسباب یعنی کرشن جی مہاراج کے بیاہ کا بیان باادب جسکا نام رکمنی منگل طرب ہی جو نظم پاکیزہ و شیرین گفتاری سے شاعر خوش فکر موزون طبع منشی راج بہادر صاحب تخلص طرب قوم کایستھ شری واستویہ خلف منشی جانکی پرساد ابن منشی بھوانی پرساد قانون گوے پرگنہ اسوہ تحصیل پوروہ ضلع اونام نے خوب موزون فرمایا واسطے فائدہ و بہرہ یابی گیانی و بھگتی لوگون کے بماہ اپریل ۱۸۸۲ء مطابق سمت ۱۹۳۹ بکرماجیتی مقام لکھنؤ باہتمام مطبع نامی منشی نولکشور مین چھپکر تیار ہوئی

تاریخ

اختتام تصنیف پوتھی ہذا و برآمدن از قالب طبع طبعزاد سخنگوی پسندیدہ خیال
منشی بھمین نراین تخلص ادب خلف بھگوان دین متوطن و قانون گوے
پرگنہ اسوہ تحصیل پوروہ ضلع اونام برنگ غزل

جب ہوئی تصنیف سے پوتھی ہذا اختتام
منشی راج بہادر کی بصد رغبت تمام
جسکے پڑھنے سے طبیعت ہر بشر کی شاد ہو
اور رہے پھر شوق پڑھنے کا محبت سے مدام

چونکہ بندہ منشی موصوف کا شاگرد ہی
اس سبب سے فکر سمت کی ہوئی ہی نیکنام
فکر سے سمت کی ہاتف نے سنائی یہ ندا
یکہزار و نہصد و سی ہشت ۱۹۳۸ بہر خاص و عام

ہی ادب کی باادب التجا از کرشن جی
مشتہر ہو رکمنی منگل بہر سو نیکنام

قطعہ تاریخ طبع منہ

رکمنی منگل یہ تصنیف بہر لطف عام
منشی راج بہادر کا بصد زینت چھپا
فکر سمت کی ہوئی بھمین نراین کو جو بھیر
یکہزار و نہصد و اڑتیس ۱۹۳۸ پائے جان فزا

INDIAN INSTITUTE

جب رکمنی منگل ہوا طیار یہ آنند گھن
میرے عزیز و اشنا دو چار ہین پاکیزہ تن

سنکر ہوئے خوشدل بہت مجھسے کیا پھر یون بیان
چھپوائیے جلدی اسے مشہور کیجے دو جہان

بیشک ہی یہ مقبول دل غفلت نہین اسمین روا
یہ کہہ ہرن منگل کرن ہی کرشن جی کا ماجرا

انکا لکھون نام و نشان جو جو ہوئے گوہر فشان
جو بھگت ہین کامل عیان تھے ہین ہر دم شادمان

ہر فن مین جو استاد ہین یا دہری ہین شاد ہین
از کام و مد آزاد ہین ایسے نکو بنیاد ہین

ظاہر مین ہین انسان عیان باطن مین ہین جو عارفان
کیا وصف انکے ہون بیان لائق صفت ہین بیگمان

یکی زان جملہ ہین پاکیزہ بنیاد
میرے غمخوار فیشی تا پرشاد

عقیل و نکتہ دان سرمایہ جاہ
دہیری ہین عیان ہمصورت ماہ

پسر رام نراین بخشی فوج
جو تھی مشہور شاہی مین ظفر موج

رئیس قصبہ نامی فتح پور
گرامی خاندان چون مہر پر نور

بزنگ سر ہین جنکے جملہ اطوار
نہین انکا کوئی ثانی نکوکار

دوم سنبھو دیال بحر اخلاق
بکار مال لاثانی در آفاق

جو ہین قانونگو عالم مین مشہور
سیدھی کے برنگ مہر پر نور

پدر انکے گرامی پاک بنیاد
بنام شیو دیال عالم مین استاد

خردمندی مین ہمثیل زمانہ
بعلم فارسی ہر دل لگانہ

سوم اوسیری لال پاک بنیاد
کہ جسکو شوق رامائن ہی ایزاد

خردمندی ہی انکی شہرہ عام
مکان ہی موضع باری نکو نام

چہارم خاندانی ایک ذیجاہ
برادر ہین میرے روشن تر از ماہ

جو ہونند و کشور اکجا پہ باہم
تو ہو روشن وہ ہم پاک و اعظم

گرامی مرتبت روشن گرامی
پسر عمو ہی حکومت رائے نامی

جو نمبردار ہین اب خاندان مین
بزرگی انکو ہی حاصل جہان مین

عیان پنجم و ششم ہین نکو فن
بنام مہتمین پرشاد دو تن

یکے قانونگو گونڈہ نکو نام
سمالی کے ہین دو یم پاک اندام

سوا انکے ہین مہتمم ایک غمخوار
نہایت مہربان میرے نکوکار

بنام گوردیال عالم مین بیہوش
گرامی مرتبت عاقل خطا پوش

میان لکھنو انکا مکان ہی
تخلص اشتیاق انکا عیان ہی

نظامی مرتبت انکا سخن ہی
پنجھا و شاعری کا آپنہ فن ہی

مرے ہشتم ہین نامی اک برادر
جہان مین مجھمین نا راین اظہر

تخلص ہی ادب شاعر ہین نامی
طبیعت ہی غضب انکی گرامی

نہم کنج بہاری لال پر نور
دہم ہین لالہ بتولال مشہور

مکان لالہ بتولال ذیجاہ
میان لکھنو روشن ہی چون ماہ

مروت آرا ہین ہمثیل زمانہ
بعلم شاعری بھی ہین یگانہ

سوا انکے ہین یک عمو گرامی
جہان مین جلوہ گر ہر سمت نامی

اگر رام و مہاے یکجا بہم ہو
تو روشن نام انکا پر کرم ہو

ہوا جب مجھسے ان لوگون کا اصرار
تو پھر مینے کیا یہ صاف ناچار

اگرچہ یہ سخن لائق نہین ہی
ولے جو مندرج ذکر برین ہی

سبھون نے پھر کیا یہ حکم ایجاب — مہیا سب ہوا شادی کا اسباب
جو تھا درکار بار رسم شہانہ — خبر اس سے ہوا سارا زمانہ
ہوے حاضر برہمن لیکے تقویم — کیا جراک نے جب یہ کار تسلیم
انھون نے ساعت شادی بچاری — ہمایون جسطرح تھی خواستگاری
گئے نامے عزیزونکے مکان پر — باین مضمون کہ ہے شادی یہان پر
تلطف سے یہان تشریف لاؤ — گلستان کلبۂ احزان بناؤ
شریک بزم ہونا ہے سزاوار — تکلف تم کرو ہمین نہ زنہار
خبر سنکر کے آئے سیکڑون شاہ — لیے شوکت سے اپنی فوج ہمراہ
لیے انکو وہان بنے کو ایوان — بہار افزاے دل رشک گلستان
ہوا سامان رسم میزبانی — مہیا ہر جگہ با شادمانی
ادھر قصر شہی مین تھی عجب دھوم — نظر آتا نہین کوئی تھا مغموم
سرود و رقص کا تھا گرم بازار — شریک انجمن تھے یار و غمخوار
بچھے تھے دیبا و فرش گلرنگ — کہ تھا خوبی مین جسے بوستان دنگ
چمکتے خور سے تھے کاخ طلائی — رقم انکی کرون کیا خوش نمائی
نظر آتے تھے بیمثل زمانہ — مہیا تھا ہر اک ساز شہانہ
قریب آئی جو پھر ساعت لگن کی — ہوئی تجویز یہ ہر مرد و زن کی
کہ ہمین بندھی ہوین سر انجام — گیا چھایا پھر اک مانڈو ملا رام
تکلف سے لگا کر لعل و گوہر — فلک جسکے تھا خوبی مین ہمسر
پڑا کر چوک پھر اک کلس نایاب — گیا رکھا منور مثل مہتاب
ستون زر لگے چار و طرف تھے — مشابہ تھے جو تابش مین قمر سے
برہمن جو کہ تھے حاضر وہان پر — سخن وہ بید کا لائے زبان پر
لگے بجنے ہر اک نقارخانے — سرود آرا لگے عشرت سے گانے
ہوا اسطور جب شادی کا سامان — ہوے تب اور ہر کس شاد و فرحان
جمایا عورتون نے راگ کا رنگ — لگی بجنے وہان شادی سے مردنگ
اوڑی پھر تو جہان مین اسکی افواہ — ہوے بھیکم بھی اس مژدے سے آگاہ
وہان سے سم کنیا دان آئی — زر و پوشاک اور زیور طلائی
ہوئی ساعت پہ پھر شادی خوشی سے — دعا دینے لگے سب خرمی سے
کرون اب سدھ کا کیا مین حال اظہار — زبان ہوتی نہین پابند گفتار
دل کونین از بس شادمان تھا — بہار افزا زمین و آسمان تھا
فلک سے ہو رہی تھی گلفشانی — زمین پر جلوہ گر تھی شادمانی
جناب ہر ہوے خاطر سے خرم — سری کشن کا سب جاتا رہا غم
لگے کرنے خوشی سے عیش و آرام — کرون کیا حال مین اے راقم
ہوا انجام یہ افسانۂ پاک — گریبان تفکر ہو گیا چاک
جہان مین ہے مہا منگل یہ مشہور — جناب رکمنی جی کا ہے مذکور
سنے جو شخص یا اسکو سناوے — مطالب سب لکھے وہ عالم مین پاوے
عذاب دھر سے بھی پاک تن ہو — نہ اسکو دو جہان مین پھر محن ہو
ہوئی جب اسطرح پوتھی یہ موزون — تو پوچھی مینے تاریخ ہمایون
تو ہو کر خوش یہ ہاتف نے ندا دی — کہ سمت یکہزار و شصد سی

سبب ترتیب پوتھی رکمنی منگل
چھند بطور ہندی

ندامت پھر نہ کیونکر بار بار ہو
سزا دی آپ نے کیا خوب اسکو
ہوا جسطرح اسکا حال ابتر
دغا مین اس سے مرجانا ہی بہتر

مہارانی سے پھر بلبھدر جی شاد
لگے کہنے کہ ای پاکیزہ بنیاد
برادر آپ کا یہ بدسیر ہی
طریق بندگی سے بیخبر ہی

لڑا آکر جناب ہر سے مغرور
رہا یہ خدمت والا سے مہجور
نہین یہ کام تھا اسکو سزاوار
ہوا نخوت سے یہ آکر یہان خوار

سزا اسکے جہان کا ہی یہی طور
سخن پر کیجیے میرے ذرا غور
جہان مین جسقدر آدم ہین پیدا
سخن یہ عام ہی سب پر ہویدا

نہین حاصل کسیکو عیش دائم
نہین رہتا ہمیشہ رنج قائم
ولے یہ ہی سزا ہر اک بشر کو
کہ ہستی مین جب آکر جلوہ گر ہو

حکومت پاکے ہو جاوے نہ مغرور
کرے ترک ادب سے وہ نہ مسرور
بلا مین پھنسکے غم و پیر نہ لاوے
کدورت دل کی دانش سے بھلاوے

مہارانی ہوئین سنکر کے یہ شاد
ہوا نادم بہت وہ فتنہ ایجاد
رکم کو پھر ہوئی حاصل رہائی
ولے اُسنے جو غیرت تھی گنوائی

خجالت سے نہ کندن پور آیا
وہین اک شہر پھر اُسنے بسایا
کیا مشہور اسکا بھوج کٹ نام
لگا کرنے وہان پھر عیش و آرام

ہوئی جبدم خبر یہ آشکارا
کہ میدان مین رکم بھی لڑکے ہارا
سری بھیکم ہوئے سنکر کے خشنود
ہوئے ہر کی قدمبوسی کو موجود

سوا اسکے بہت سامان و اسباب
دیا جو جو کہ تھا موجود نایاب
کرون تفصیل گر اُسکی مین ارقام
تو پھر یہ داستان ہووے نہ انجام

خوشی سے وائسے رخصت کر ہر کو
جو بلپا شاہ بھیکم شادمان ہو
ہوئے تب دوارکا کو ہر روانہ
لیے ہمراہ سب ساز شہانہ

تشریف لانا سری کرشن جی کا دوارکا پوری مین اور جشن ہونا شادی کا

رقم ہی یون کہ جب سلطان کونین
ظفر پاکر چلے با حشمت و چین
بیان سدم کا کیا ہو شوکت جاہ
کہ تھی خیل ملخ سی فوج ہمراہ

بکثرت پیش و پس انکے شہانہ
نظر آتا نہ تھا اپنا بیگانہ
زمین ہاتھون اُڑی تھی خاک ہو کر
جی تھی گرد رو سے آسمان تک

رخ خورشید انور چھپ گیا تھا
سبھونکو رات کا شبہہ ہوا تھا
سوارون کے اُچھلتے باد پا تھے
کہ جیتے دو مکرر وہ دغا تھے

پیادے تھے بہت خاطر سے خشنود
کہ ہمراہ تھی سبھونکے ساتھ موجود
روان ایسے تھے حلقے ہاتھیونکے
کہ چلتی موج ہی جیسی ہوا سے

تھونپر جلوہ گر امر اے خوشدل
جو تھے جد بنسیونمین ساتھ عاقل
نقیبونکی صدا ہیبت فزا تھی
قیامت شان و شوکت سے بپا تھی

بہار افزا تھی وہ ڈنکے کی آواز
کہ کرتے رقص تھے طاؤس طناز
چڑھے ہر یون خوشی کے باد پا مین
ہوئے داخل سکندر دوارکا مین

خبر یہ جب ہوئی سبھا پہ مشہور
ہوا جشن طرب ہر اک کو منظور
سری بسدیو جی سنکر ہوئے شاد
ہوا شادی کا انکو شوق ایزاد

جناب ہر بھی تب جا کر وہانپر
سخن یہ جانفزا لائے زبان پر
دغا سے زن کو جو لاتا ہی ہمراہ
اُسے کہتے ہین ہر اک راجہ بیاہ

بجا لانا ہی حکم شاستر زود
نہو جسمین جہان سے رسم نابود
ہوا جب یون جناب ہر کو منظور
ہوئے بسدیو جی تب اور مسرور

اوتر کر رتھ سے تب پھر لیکے خنجر
بڑھا آگے غضب سے وہ ستمگر
گیا نزدیک ہر کے یون سکتر
کہ جیون پروانہ جاتا ہی شمع پر

جناب ہر بھی تب غصے مین آئے
دو عالم خوف کھا کر تھرتھرائے
رکم کے قتل کو شمشیر خونخوار
اٹھائی آپنے پھر برق کردار

سری کرشن نے دیکھا جب یہ احوال
کہ کرتی ہی اجل بھائیکو پامال
نہین بچنے کی اب کوئی ہی تدبیر
نہین قابل عفو اسکی ہی تقصیر

مقابل ہر کے تب پھر جوڑ کر ہاتھ
نیائش کو رکم کے ہوگئین ساتھ
محبت سے ہوئی دلکی نہ تسکین
لگین کہنے جناب ہر کی تحسین

غزل مطابق چھند ہندی

تم ہو دیا ساگر پربھو تمسے نہین کوئی بڑا
گھٹ گھٹ مین ہی ایک تو تمھین سے نہین ہی کچھ چھپا

تمسے لڑا یہ بدسیر دلمین نہ لایا خوف کچھ
لیکن تمھین واجب ہی اب اسپر کرو لطف و عطا

تمکو برہما و شیو سدا کرتے ہین سجدہ دھیان مین
تم تر بھون کے ناتھ ہو کرتے ہو عالم پر دیا

حاصل نہین ہی سیس کو قوت تمھارے وصف کی
عاجز تمھارے وصف مین ہتی ہین یہی سارداؔ

کرتے عفو ہو تم گنہ ہر عاصیون کے دیکھکر
کیجے معاف اب لطف سے ساری رکم کی یہ خطا

کرم سے جان اسکی بخش دیجے
ارادہ قتل کا ہرگز نہ کیجے
اگر یہ کٹ گیا نہین ہوگا داخل
تو بدنامی مجھے ہوگی حاصل

مہارانی ہوئین جب یہ نینا خوان
جناب ہر ہوے انپر مہربان
تصور قتل کا دلسے بھلا کر
مقید کر لیا اسکو وہان پر

دیا پھر حکم بہر موتراشی
کہ جسمین بھول جاوے بدقماشی
رکم کے کٹ گئے سب بال جسدم
نظر آتا تھا کچھ بھوت سے کم

پشیمانی ہوئی اسکو نہایت
کرون کیا مین بیان اسکی حکایت
ندامت سے اٹھاتا تھا نہین سر
فلک کے جور سے کھا کھا کے چکر

جوانمردی کا دعوی سب گیا بھول
ہوا اپنی خطا سے آپ معقول
رکم کی فوج کا اب تم سنو حال
لگی لڑنے ادھر وہ بھی بہ اقبال

سری بلبھدر سے ہونے لگی جنگ
ہوے پیکار سے سب بہلوان تنگ
چلا اسطور سے میدان مین سیل
کہ گھبرایا رکم کا یکقلم دل

جنھونکو دعوی مردی تھا فوق
اجل انکے گلے کی ہوگئی طوق
جو بزدل تھے وہ بھاگے جان لیکر
ہوا سب جنگ کا سامان ابتر

ہوے مجروح بھی لاکھون سپاہی
کرون کیا مین بیان انکی تباہی
پڑے تھے غرق خون مین بیدریغ
نہین ملتا تھا پینے کو انھین آب

لگے لاشونکے خرمن یان تلک تھے
گویا وہ نردبان بام فلک تھے
ہر اک سو موج زن تھے نالہ خون
ہوا تھا پشت خونریزی سے گلگون

ہوئی جسدم ظفر میدان مین حاصل
پھر بلبھدر جی تب ہوکے خوشدل
جناب ہر کے جب نزدیک آئے
رکم کو دیکھکر کے مسکرائے

کہا اسنے شرارت کی تھی جیسی
ہوئی حاصل اسے تکلیف ویسی
غضب ہی آپکے ہوکر مقابل
کیا چاہتا تھا یہ تقدیر حاصل

دکھاؤں پھر منہ اگر بڑھ مین
نہ پہنوں جامۂ شاہی بدن مین
یہ کہکر لیکے دل اک چھوٹی سا تھ
چلا پھر جنگ کو ملتا ہوا ہاتھ

لکھوں کیا حال مین اسکے بانکا
ہزبر آسا چلا ہر اک اچھلتا
کوئی باندھے کمان کھینچے ہوے تیر
کوئی تنگی لیے خونریز شمشیر

کوئی گرز گران رکھے تھا بر دوش
کوئی نیزہ لیے غارتگر ہوش
کوئی ہاتھی پہ بیٹھا بانک پن سے
کوئی رتھ پر چڑھا مردی کے فن سے

کسی کے پاس اسپ بادپا تھا
کوئی تیزی سے اشتر پر چڑھا تھا
کوئی تھا چار آئینہ لگائے
کوئی تھا خود کو سر پر چھائے

سوار اسکے بہت گردان خونخوار
روان پیل بھی تھے کرنیکو پیکار
سواروں کے پرے تیزی اٹھائے
چلے جاتے تھے باہم صف جمائے

مہیا تھا ہر اک سامان جنگی
کسی شی کی نہیں اسکو تھی تنگی
نقیب اسطور سے دیتے صدا تھے
کہ سب ہیکار پر پہنچے فدا تھے

قدم پیچھے نہیں لاتا تھا کوئی
ہزیمت پر نہیں آتا تھا کوئی
ہر اک بجتے تھے باجے جنگ پر ذا
پہونچتی گوش گردوں تک تھی آواز

جناب ہر کے جب نزدیک آیا
زبانیں یون سخن غصے سے لایا
کہان جاتے ہو بھاگے کرکے دزدی
کرو آب گرم ہنگام نبردی

تصور مت کرو سپال مجکو
تمھارا سب ملا ہی حال مجکو
امیر زمین سے سولہ برس تک
چراتے دھین نندرا بن مین بیشک

چرالاتے تھے اکثر شیر و جغرات
بسر کرتے تھے اس صورت سے اوقات
تمھارے حال سے واقف جہان ہی
تمھین فخر شہی حاصل کہان ہی

بھگا لائے یہان سلطان کی دختر
نہین اسکا ہوا اب انجام بہتر
نہ میرا خوف تم خاطر مین لائے
چلے جو خوف کندن پر سے آئے

غرض اسکا ابھی لیتا ہون بدلے
نکالا حوصلے جتنا ہون دلکے
یہ کہکر پھر دیا یہ حکم فی الفور
کہ لشکر جاکے لشکر پر کرے جور

بڑھا کر آپ رتھ پھر چابکانہ
ہوا ہر کے مقابل کو روانہ
جناب ہر بھی آئے مقابل
بڑھائے رتھ چڑھائے قوس خشدل

غزل مطابق چھند ہندی

پہلے رکم نے تیر سہ مارے خصومت سے ادھر
وہ ہر نے کاٹے بان سے پہونچا نہ کچھ انکو ضرر

پھر تیر شش جدا تھ نے مارے اسیدم سطرف
سب کام مین آئے وہین اسکو ہوے خار جگر

اربعہ نے مارے چار اسپ اسکے جو تھے رتھ مین بہے
پنجم نے مارا سارتھی ہمراہ تھا جو بدسیر

ششم بھجا کو توڑ کر لایا زمین پر بس وہین
حیران ہوا تب وہ بہت یہ حال فوراً دیکھکر

مارے رکم نے پنج پھر جھنجھلا کے تیر خونفشان
وہ بھی ہوے سب رائیگان ہر کے مقابل سر بسر

پھر ہر نے مارا تیر اک اسکی طرف بہر کمان
ٹوٹا وہین قوس گران ایسا ہوا وہ کارگر

پھر جو لیے اسنے سلح وہ ہر نے ڈالے توڑ سب
گرز و سنان تیر و کمان عاری ہوا وہ بدگہر

کہ اے سسپال تو ہی صاحب تاج — نہین کچھ زور و زر کا تو ہی محتاج
سمجھتا رزم تھا تو بزم ہر دم — نہین تھا جان دینے مین تجھے غم
تصور مین نہ لاتا تھا کسیکو — سمجھتا مور تھا دیو قوی کو
نہ پا کر دام نخوت سے رہائی — یہان آیا پے زور آزمائی
تری وہ تاب و طاقت اب کہان ہی — جو تو یون طالب حفظ و امان ہی
دکھاتا پشت ہی میدان مین مجھکو — سزا ہی یہ نہین عالم مین تجھکو
مسلح ہو کے جو کرتا ہی پکار — نہین کرتا ہی جان دینے مین عار
ترا ہمسر نہ تھا عالم مین پیدا — تری خاطر تھی یکتائی پہ شیدا
نہ آتا تھا طریق راستی پر — جھکایا تھا نہ نخوت سے کہین سر
ولے معلوم تجھکو تھی نہ یہ بات — کہ ہی یکتا فقط کرتار کی ذات
سوا اسکے سبھونکو رنج و غم ہی — جہان مین بر و بر راہ عدم ہی
نہین تنہا ہی اک حالت پہ گردون — دکھاتا رنگ ہی سبکو دگرگون
نہووے نور گر خورشید کا کم — تو ہون روشن نہ ہرگز زہرہ و انجم
سدا عالم مین دن کے بعد ہی رات — متبدل اسطرح ہوتی ہی ہر بات
کہین عشرت کہین ہوتا محن ہی — کہین صحرا کہین ملتا چمن ہی
نہین ہی دوسرا کرتار کوئی — نہ سمجھے لیکن یہ زنہار کوئی
وہی ہی ہر بلا سے ایک تن پاک — سوا اسکے نہین کوئی ہی بیباک
ولے جو لوگ ہوتے ہین خردمند — کہین ہوتے نہین وہ غم کے پابند
شکست و فتح انکو ہی برابر — نہین لاتے ہین بار رنج سر پر
جہان سندھ ہی جو تیرے ساتھ دیجا — مری یہ جنگ سے ہی خوب آگاہ
ہوا مفرور مجھسے سترہ بار — ولے بھولا نہ دل سے غم پکار
ہوا پھر آکے یہ جسدم مقابل — گیا مین کوہ کی جب کو خوشدل
جو لی بنیے وہان راہ ہزیمت — ظفر تازہ ہوئی اسکو غنیمت
سوا اسکے ظفر پا کر کے اسدم — نہین ہوتا ہون نخوت سے خرم
لیے جاتا ہون کہن جی کو ہمراہ — جہانکو کر کے اس مژدہ سے آگاہ
نہین پابند ہر میدان ظفر ہی — شکست و فتح سے عالم خبر ہی
جناب ہر سے یہ سنکر کے سسپال — چلا اپنے وطن کو غم سے پامال
ادھر ہمراہ جو فوج ظفر تھی — کلاہ فتح سبکے زیب سر تھی
جناب ہر ہوئے فوراً روانہ — لگا بجنے ظفر کا شادیانہ
ہوا جب جنگ سے سسپال مفرور — خبر اسکی ہوئی عالم مین مشہور

دوبارہ فوج کشی کرنا رکم کا واسطے جنگ سری کرشن جی کے اور شکست کھانا

رکم سنکر کے یہ کلفت سے احوال — سراپا مثل آتش ہو گیا لال
چڑھا جو قہر سے لرزہ بدن پر — لگا کہنے غضب سے یون ستمگر
ہوئی سسپال کی جو فوج برباد — نہین تھا رزم کا فن کچھ اسے یاد
اسی باعث سے وہ ہو کے بیدل — ہوا خنجر ندامت سے ہی بسمل
مجھے حاصل ہی وہ قوت جہان مین — کہ ہمسر ہی نہین کوئی یلا مین
مقابل مجھ سے ہی شیر خونخوار — کرون میدان مین گر مین عزم پیکار
نہ ٹھہرے یو بھی میرے مقابل — دکھاوے پشت فوراً ہو کے بیدل
یہ کیا دونون برادر پہلوان ہین — مرے آگے نہایت ناتوان ہین
اسیر دام غم کرتا ہون انکو — پکڑ جا کر ابھی لاتا ہون انکو
نہ لاؤن گر پکڑ انکو یہان پہ — تو رکھون پھر نہ مین میم بر سر

زمین پر ایک تھا برپا تلاطم
ہوئے تھے چرخ پر روپوش انجم
برنگ رعد تھی باجونکی آواز
بجاتے تھے دونو جانب جنگ پرداز

ہوا جب گرم یون ہنگامۂ جنگ
سری کرشن ہوئے تب دیکھکر رنگ
حباب ہر کو لیپین خوف کھاکر
وہین انچل سے منہ اپنا چھپاکر

حباب ہر ہوئے تب یون سخن ساز
کہ ڈرتی کیون ہو ای سرمایۂ ناز
ابھی کرتا ہون کشتہ فوج ساری
عبث ہی تمکو جوش بیقراری

یہ کہکر پھر ہوئے جو ہر غضبناک
لگے ہلنے زمین سے ہفت افلاک
حباب اندر بھی طالب امان تھے
فلک پر دیوتا سب مدح خوان تھے

سری بلبدھر جی تب لیکے ہل کو
بڑھے آگے لیے ہمراہ دل کو
لگی چلنے بہم شمشیر خونخوار
لگے جانے عدم کو گرد بدکار

چمکتی برق سے افزون تھی تلوار
گھٹا جاتا تھا ہر گرد ستمگار
بڑھا سپال بھی تب لیکے لشکر
لگے چلنے بہم پھر تیر و خنجر

لگاتا ہر کی جانب تھا جو وہ تیر
تو کرتا تھا وہ خنجر پر یہین تقصیر
قلم کرتے تھے انکو بان ادھر کے
سنو اب وصف بلدھر نامور کے

گھسے فوج عدو مین لیکے پھر ہل
اٹھا دست مبارک مین جو موسل
قیامت ہوگئی برپا وہا پر
گئے سب بھول لینا قوس و خنجر

ہوئے کشتہ بہت مردان جانباز
بہت جان لیکے بھاگے فتنہ پرداز
پڑے لاشونکے تھے ہر سمت یون ڈھیر
لڑائی تھی نہین گویا تھا اندھیر

کوئی زخمی تڑپتا خاک پر تھا
جدا تن سے کسیکا صاف سر تھا
کسیکو پیش ہنگام نزع تھا
کوئی عالم سے ہوتا الوداع تھا

لگے لاشونکو کھانے زاغ و کرگس
عدو گھبرا گئے باقی تھے جو کس
مقابل پھر قدم آیا نہ زنہار
گئے سب بھول کر نازم پکار

بہت نادم ہوا خاطر مین سپال
دغا کا دیکھکر یہ بیطرح حال
گیا مجبور پھر پیش جراسندھ
ملا جب اسکو بدکیش جراسندھ

لگا کہنے وہان ہیہات ہیہات
مری اس جنگ مین کمتر ہوئی بات
دلیری کچھ جرانونکی نکی کام
ہوا افسوس مین عالم مین بدنام

مجھے شامت یہان تھی گھیر لائی
عوض شادی کے عزت بھی گنوائی
نہ ہاتھ آیا گہر مقصود زنہار
ہوئی وصل عدم سب فوج جرار

خیال آتا ہی کچھ جرأت دکھاؤن
مقابل پھر سنبھل کر جلد جاؤن
عوض لون انکے یا دون جان انہین
دکھاؤن بے ظفر کیا منہ وطن مین

لگا یہ سنکے وہ کہنے بلا نجام
کہ اب تم جنگ کا ہرگز نہ لو نام
ظفر انکے مقابل مین ہی دشوار
بڑے یہ پہلوان دونو ہین خونخوار

نہین ہارے کسی سے آج تک ہین
مظفر سب پہ یہ ریز فلک ہین
نہین قید رہے انکی کوئی آگاہ
لڑا مین خیر ٹالنے حسب دلخواہ

شکست فاش پائی سترہ بار
مظفر مین ہوا اپنے نہ زنہار
لہذا جنگ سے واجب ہی پرہیز
کہ یہ دونو برے ہین فتنہ انگیز

بچاؤ جان بھاگو اب وطن کو
دکھاؤ جاکے صورت مرد و زن کو
یہان پر جان و دنیا ہی نہین خوب
ہزیمت کچھ نہین شاہونکو معیوب

شکست و فتح ہوتی ہی رہا مین
ظفر باندھی کہین رہتی ہی پا مین
ہوا سپال یہ سنکے بیدل
پھر اتنے الم سے ہوکے بسمل

ہزیمت پر کمر باندھی سیدم
بھلا کر بزدلی سے رزم کا غم
نہ ٹھہرا رزم مین سپال پھر جب
جناب ہر یہ فرمانے لگے تب

ادھر بلبھدر جی بھی لیکے لشکر | لشکر کشی کرنا سیال کا واسطے مقابلہ | ملے ہر سے وہین باکیزہ پیکر

جناب سری کرشن جی کے اور بعد جنگ کے شکست کھانا اور واپس مکان کو جانا

رقم ہو یون کہ جب سیال گمراہ | ہوا اس حال سے ناگاہ آگاہ | ہوے مجمع ہر اک شاہ ستمگار | جر اسندھ اور تھے جو جو کہ بدکار
دیا پھر حکم جو لشکر کشی کا | مسلح سب ہوے لشکر سراپا | بکثرت اسطرح ہر سو پے جنگ | کہ تھے مور و ملخ بھی دیکھکر دنگ
سوار و نکار رقم مین کیا کرون حال | تکاپو سے زمین ہوتی تھی پامال | لیے نیزے نکالے تیغ بران | برنگ عدو تھے ہر سو خرد شان
زمین ہلتی تھی تھا چکر مین گردون | اچھلتے اسطرح تھے اسپ گلگون | ہر اک گردان جنگی شیر کردار | لیے تیر و کمان پھرتے تھے خونخوار
زرہ پہنے مغور خود سر پہ | لگائے چار آئینے سر اسر | لیے ہاتھون مین وہ گرز گرانبار | کہ توڑے کوہ کا سر سخت جیون خار
لدا سامان جنگی ہاتھیون پر | سوا اسکے خدنگ و قوس و خنجر | ہوئی اسطور جب آراستہ فوج | روان لڑنے کو ہر سو صورت موج
رتھون مین چڑھکے شاہان بدکار | چلے آخر وہان سے بہر پیکار | تصور دل مین یون کرتا تھا سیال | کہ عالم مین اگر یاور ہی اقبال
تو لڑکر مین جناب ہر سے بیباک | سری کشن کو لاتا ہون طرب ناک | نہین تو جان و نگارزم مین آج | نہ رکھونگا کہین بالاے سر تاج
گیا جب قصد ہر کے وہ بد انجام | لیے فوج گران ہمراہ ناکام | لگا کہنے جناب ہر سے بدکار | کہ کرتے کیون نہین ہو عزم پیکار
روا کب بھاگنا ہی چھتری کو | نہین زیبا ہزیمت اسری کو | نہ بھاگو اسطرح ہو کر پریشان | نہین کشن کو لیجانا ہی آسان
پہلوان ہو تو آجاؤ مقابل | کرین ہم تم یہان پر جنگ خوشدل | بہت مارے ہین اچھے تمنے خونخوار | سمجھے کھیل ہو تم رزم و پیکار
ولے یہ آج مشکل سامنا ہی | مرا دشوار لشکر تھا منا ہی | کہ زندگا دوارکا تک جاکے تاراج | نہ سمجھو کم مجھے تم اے مہاراج
ادھر جب یہ آئی فوج سیال | جناب ہر کے تب ہو خوشحال | گئی پھر سرطرف کی فوج جرار | ہوا فوراً وہین سامان پیکار
لگے بجنے دہل ہر لشکر زمین | خبر اسکی گئی ہر افسر و نہین | نقیبون کی صدا یون گوش زد تھی | کہ دیتی فوج کو گویا مدد تھی
جوانمردی پہ آجاتے تھے بزدل | مقابل شیر کو کرتے تھے بسمل | پسند آتی نہ تھی راہ ہزیمت | سمجھتے جان و نیا تھے غنیمت
مسلح سب ہوے پھر بہر پیکار | جوانمردان جنگی شیر کردار | کوئی رتھ پر چڑھا کھینچے کمانکو | کوئی پیدل لیے تیغ روانکو
کوئی گھوڑے پہ خوش ہو چابک اٹھائے | کوئی ہاتھی پہ تھا خنجر لگائے | لیے کوئی نقد گرز گران تھا | کوئی باندھے خدنگ خونفشان تھا
مقابل آگئی پھر فوج جرار | ہوا دونون طرف سے عزم پیکار | لگی ہونے وہان پھر بارش تیر | دو جانب سے کرون کیا حال تحریر
دغا کا یون ہوا سرگرم بازار | کہ چکر کھا رہا تھا چرخ دوار | چڑھا لرزہ زمین کے تھا بدن پر | ہراسان سر ہوے چرخ کہن پر

مری یہ آرزو مقبول کیجے
دیا کرکے ابھی بردان دیجے
یہ کہکر جب ادا کی رسم پوجن
دعا دینے لگے یہ سب برہمن

گل مقصود فوراً ہاتھ آوے
خوشی اب بیکلی دلکی مٹاوے
یوہین جو جو کہ زن تھی انکے ہمراہ
دعا دیتی تھی انکو حسب دلخواہ

ہوئی پھر انکا مائی بھی خشنود
شگفتہ کرکے انکا باغ مقصود
لگی دینے وہین پر شاد خوشدل
کہ جسمین ہو مرا مطلب کا حاصل

سری کمن غرض لیکر کے پرساد
جناب ہر کی کرکے شوق سے یاد
ادہر سے پھر ہوئین مندر کے بیرون
کیے سب زیب تن پوشاک گلگون

رقم مین کیا کرون اُس صنم کا احوال
چمکتا تھا رخ انکا مہر تمثال
لباس نو عروسانہ سراسر
سجا تھا بانک پن سے یون بدن پر

کہ ہر اک دیکھکر ہوتا تھا بیتاب
فراموشی مین لاتا تھا خور و خواب
گہر سے تھی وہ روشن مانگ ساری
کہ کرتی کہکشان تھی بیقراری

گندھی تھی جعد ایسی تار زر سے
کہ تابش مین مشابہ تھی قمر سے
وہ بالونکی سیاہی کی وہ تاب
شب یلدا مین تھی مانند مہتاب

معطر عطر سے زلف گرہگیر
فتادہ رخ پہ تھی مانند زنجیر
جواہر کا جڑاؤ تھا جبین پر
منور اسقدر تھا ماہ پیکر

کہ سب کہتے تھے یہ خورشید ثانی
طلوع بیشک ہوا ہے ناگہانی
بہار افزا وہ کانون مین کرن پھول
کہ بلبل دیکھکر جاتی تھی گل بھول

دو بالا اُسپہ تھی بالونکی وہ تاب
بجا لاتی تھی جسکو برق آداب
بیان مین کیا کرون بجلی کی جو دی
سراسر بحر خوبی مین تھی ڈوبی

زمرد کے جڑے تھے طلائی
دکھاتے اور ہی تھے خوشنمائی
کشش آنکھون مین وہ سرمے کی تھی صاف
کہ آب تیغ شرماتی تھی شفاف

پڑی نتھ تھی عجب بینی مین یکتا
کہ قرص خور بھی تھا خاطر سے شیدا
سپاہ ناز تھی غارتگر دل
ادا کرتی تھی مثل تیغ بسمل

گلو مین خوشنما جیپا کلی تھی
وہ اسپر پچلڑی زیبا پڑی تھی
بنی تھی جو کہ لاثانی جہان مین
نظر آتی تھی قصر شہان مین

بندھے بازو پہ جوشن بے بہا تھے
پڑے ہاتھون مین کنگن کہربا تھے
کف نگین مین وہ سرخی تھی پیدا
کہ مرجان دیکھکر ہوتا تھا شیدا

لکھون کیا اور مین خوبی کا احوال
فدا زنار پر تھی کبک کی چال
اُٹھا غلغلا سے تھا شور محشر
ہوئے تھے نشہ کھا کھا کے مضطر

سرونکا دل نتھا قبضے مین اُسدم
قیامت سے نتھا ہنگام وہ کم
مہارانی کا کیا ہو حال تحریر
چلین اُسجا سے پھر با عز و توقیر

جناب ہر کی تھی جو انتظاری
سواری کی نتھی کچھ حاجتگاری
وہانسے پا پیادہ چلکے کچھ دور
کھڑی پھر ہوگئین روشن کو مسرور

ادھر ہر بھی وہانپر حسب تحریر
ہوئے رونق فزا تھا تو قیر
نظر آئے سری کمن کو جسدم
ہوئین وہ اسطرح شاد و خرم

کہ پیراہن خوشی سے ہوگیا چاک
کہون کیا مین عجب پھولا تن پاک
جناب ہر گئے پھر شاد و خندان
مرکا تھا جسجگہ پر خیل نسوان

مہارانی کو فوراً رتھ پہ لاکر
چلے خوشدل وہانسے مسکرا کر
حفاظت کو گئے تھے جو کہ ہمراہ
ہوئے کچھ تو نہ اُس دم ویسے آگاہ

کہ غش کھا کھا کے بیخود ہوگئے تھے
متاع ہوش بالکل کھو گئے تھے
ہوئے آکر کے جو آمادہ جنگ
گئے مارے خرابی سے وہ لنگ

ادھر بلبھدر جی بھی لیکے لشکر | لشکر کشی کرنا سیال کا واسطے مقابلہ | ملے ہر سے وہین باکنرہ پیکر

جناب سری کرشن جی کے اور بعد جنگ کے شکست کھانا اور واپس مکان کو جانا

رقم ہے یون کہ جب سیال گمراہ | ہوا اس حال سے ناگاہ آگاہ | ہوے مجمع ہر اک شاہ ستمگار | جر سندھ اور تھے جو جو کہ بدکار
دیا پھر حکم جو لشکر کشی کا | مسلح سب ہوے لشکر سراپا | بکثرت اسطرح ہر سو پے جنگ | کہ تھے مور و ملخ بھی دیکھکر دنگ
سوار و ذکار رقم مین کیا کرون حال | لگا پوسے زمین ہوتی تھی پامال | لیے نیزے نکالے تیغ بران | برنگ عدو تھے ہر سو خرد شان
زمین ہلتی تھی تھا چکر مین گردون | اچھلتے اسطرح تھے اسپ گلگون | ہر اک گردان جنگی شیر کردار | لیے تیر و کمان پھرتے تھے خونخوار
زرہ پہنے مغور خود سر پہ | لگائے چار آئینے سر اسر | لیے ہاتھون مین وہ گرز گرانبار | کہ توڑے کوہ کا سر سخت جیون خار
لدا سامان جنگی ہاتھیون پر | سوا اسکے خدنگ و قوس و خنجر | ہوئی اسطور جب آراستہ فوج | روان لڑنے کو ہر سو صورت موج
رتھون مین چڑھکے پھر شاہان بدکار | چلے آخر وہان سے بہر پیکار | تصور دل مین یون کرتا تھا سیال | کہ عالم مین اگر یاور ہی اقبال
تو لشکر مین جناب ہر سے بیباک | سری کشن کو لاتا ہون طرب ناک | نہین تو جان و ننگا زرہ مین آج | نہ رکھونگا کہین بالائے سر تاج
گیا جب قرب ہر کے وہ بد انجام | لیے فوج گران ہمراہ ناکام | لگا کہنے جناب ہر سے بدکار | کہ کرتے کیون نہین ہو عزم پیکار
روا کب بھاگنا ہے چھتری کو | نہین زیبا ہزیمت افسری کو | نہ بھاگو اسطرح ہو کر پریشان | نہین کشن کو لیجانا ہے آسان
پہلوان ہو تو آجاؤ مقابل | کرین ہم تم یہان پر جنگ خوشدل | بہت مارے ہین اچھے تمنے خونخوار | سمجھے کھیل ہو تم رزم و پیکار
ولے یہ آج مشکل سامنا ہے | مرا دشوار لشکر تھا منا ہے | کرونگا دوارکا تک جاکے تاراج | نہ سمجھو کم مجھے تم ای مہاراج
ادھر جب یہ آئی فوج سیال | جناب ہر کے تب ہو خوشحال | گئی پھر ہر طرف کی فوج جرار | ہوا فوراً وہین سامان پیکار
لگے بجنے دہل ہر لشکر زمین | خبر اسکی گئی ہر افسر و نمین | نقیبون کی صدا یون گوش زد تھی | کہ دیتی فوج کو گویا مدد تھی
جوانمردی پہ آجاتے تھے بزدل | مقابل شیر کو کرتے تھے بسمل | پسند آتی نہ تھی راہ ہزیمت | سمجھتے جان و نیا تھے غنیمت
مسلح سب ہوے پھر بہر پیکار | جوانمردان جنگی شیر کردار | کوئی رتھ پر چڑھا کھینچے کمانکو | کوئی پیدل لیے تیغ روانکو
کوئی گھوڑے پہ خوش ہو چھا اٹھائے | کوئی ہاتھی پہ تھا خنجر لگائے | لیے کوئی نقط گرز گران تھا | کوئی باندھے خدنگ خوفشان تھا
مقابل آگئی پھر فوج جرار | ہوا دونون طرف سے عزم پیکار | لگی ہونے وہان پھر بارش تیر | دو جانب سے کرون کیا حال تحریر
دغا کا یون ہوا سرگرم بازار | کہ چکر کھا رہا تھا چرخ دوار | چڑھا لرزہ مین کے تھا بدن پر | ہراسان سر ہوے چرخ کہن پر

مری یہ آرزو مقبول کیجے
دیا کرکے ابھی بردان دیجے
یہ کہکر جب ادا کی ہم نے چین
دعا دینے لگے یہ سب برہمن

گل مقصود فوراً ہاتھ آوے
خوشی اب بیکلی دلکی مٹاوے
یہین جو جو کہ زن تھی انکے ہمراہ
دعا دیتی تھی انکو حسب دلخواہ

ہوئی پھر انکا مائی بھی خشنود
شگفتہ کرکے انکا باغ مقصود
لگی دینے وہین پر سادہ خوشدل
کہ جسمین موثر مطلب کا حاصل

سری کمن غرض لیکر کے پرساد
جناب ہری کو کرکے شوق سے یاد
ادب سے پھر ہوئین مندر کے بیرون
کیے سب زیب تن پوشاک گلگون

رقم مین کیا کرون اُس دم کا احوال
چمکتا تھا رخ انکا مہر تمثال
لباس نو عروسانہ سراسر
سجا تھا بانک پن سے یون بدن پر

کہ ہر اک دیکھکر ہوتا تھا بیتاب
فراموشی مین لاتا تھا خور و خواب
گہر سے تھی وہ روشن مانگ ساری
کہ کرتی کہکشان تھی بیقراری

گندھی تھی جعد ایسی تار زر سے
کہ تابش مین مشابہ تھی قمر سے
وہ بالونکی سیاہی زرکی وہ تاب
شب یلدا مین تھی مانند مہتاب

معطر عطر سے زلف گرہگیر
فتادہ رخ پہ تھی مانند زنجیر
جواہر کا جڑاؤ تھا جبین پر
منور اسقدر تھا ماہ پیکر

کہ سب کہتے تھے یہ خورشید ثانی
طلوع بیشک ہوا ہے ناگہانی
بہار افزا وہ کانون مین کرن پھول
کہ بلبل دیکھکر جاتی تھی گل بھول

دو بالا اُسپہ تھی بالونکی وہ تاب
سجا لاتی تھی جسکو برق آداب
بیان مین کیا کرون بجلی کی جو دی
سراسر بحر خوبی مین تھی ڈوبی

زمرد کے جڑے تھے طلائی
دکھاتے اور ہی تھے خوشنمائی
کشش آنکھون مین وہ سرمے کی تھی صاف
کہ آب تیغ شرماتی تھی شفاف

پڑی نتھ تھی عجب بنی مین یکتا
کہ قرص خور بھی تھا خاطر سے شیدا
سیاہ ناز تھی غارتگر دل
ادا کرتی تھی مثل تیغ بسمل

گلو مین خوشنما جمپا کلی تھی
وہ اسپر پچلپڑی زیبا پڑی تھی
بنی تھی جو کہ لاثانی جہان مین
نظر آتی تھی قصر شہان مین

بندھے بازو پہ جوشن بے بہا تھے
پڑے ہاتھون مین کنگن کرتھے
کف نگین مین وہ سرخی تھی پیدا
کہ مرجان دیکھکر ہوتا تھا شیدا

لکھون کیا اور مین جو بی کا احوال
فدا زنار پر تھی کبک کی چال
اُٹھا غلغلا سے تھا شور محشر
ہوئے تھے انس خوش کھا کھا کے مضطر

سرونکا دل نتھا قبضے مین اُس دم
قیامت سے نتھا ہنگام وہ کم
مہارانی کا کیا ہو حال تحریر
چلین اُسجا سے پھر باعز و توقیر

جناب ہری کی تھی جو انتظاری
سواری کی نتھی کچھ حاجتگاری
وہانسے پاپیادہ چلکے کچھ دور
کھڑی پھر ہوگئین روشن کو مسرور

ادھر ہر بھی وہانپر حسب تحریر
ہوئے رونق فزا تھا تو قیر
نظر آئے سری کمن کو جسدم
ہوئین وہ اسطرح پر شاد و خرم

کہ پیرا ہن خوشی سے ہوگیا چاک
کہون کیا مین عجب پھولا تن پاک
جناب ہری گئے پھر شاد و خندان
رکا تھا جسجگہ پر خیل نسوان

مہارانی کو فوراً رتھ پہ لاکر
چلے خوشدل وہانسے مسکرا کر
حفاظت کو گئے تھے جو کہ ہمراہ
ہوئے کچھ تو نہ اُس دم سے آگاہ

کہ غش کھا کھا کے بیخود ہوگئے تھے
متاع ہوش بالکل کھو گئے تھے
ہوئے آکر کے جو آمادہ جنگ
گئے مارے خرابی سے وہ دلتنگ

خدا سب کو دیتے ہو صورت پہ ہر کے
فراموشی مین لاکر کار گھر کے
یہی کہتے تھے ہر اک مرد و زن شاد
کہ انسے کون ہی خوبی مین ایزاد

شہ کونین تم بھونا تھے ہین آ
سر کرشن و سری جدا تھے ہین آ
جناب رکمنی لائق ہین انکے
دو عالم مین ہر اک شائق ہین انکے

مہارانی کے قابل کب ہو سپال
نہین حاصل اسے یہ عز و اقبال
انھین کے ساتھ شادی ہو تو ہی خوب
سبھونکو تھا یہی جی طرح سے مرغوب

سری رکمنی جی کا دیبی پوجن کیواسطے جانا اور سوار کرواکر روانہ ہونا کرشن جی کا دوارکا کو

جب آیا موسم عشرت جہان مین
چلی باد بہاری بوستان مین
دل عالم ہوا شادی سے خرم
برنگ باد صرصر اور گیا غم

ہوس بلبل کو آئی روئے گل کی
ہوئی حاصل تمنا جزو کل کی
ملی قمری صنوبر سے بدل شاد
ہوا سرو چمن کلفت سے آزاد

ہوئی نسرین کو خوش نسترن کی
گئی کھل ہر کلی ہر سو چمن کی
ثمر لایا ہر اک بستان مقصود
ہوا سامان ہر اک عشرت کا موجود

نشاط افزا ہوئے لہانے شاد
رہی باقی نہ کچھ کلفت کی بنیاد
ہوا موجود ہر جا رقص کا ساز
لگے بجنے ہر اک باجے خوش آواز

ادھر جب کرشن جی تشریف لائے
سبھونے درش کنداپور مین پائے
اسیدن تھی وہان تو بیشادی
ہوئے بیدل خبر سنکر فسادی

بہت پیدا ہوا سپال کو غم
رکم آیا پدر کے پاس برہم
لگا کہنے کہ یہ دونون برادر
یہان کیواسطے آئے ہین خود سر

یہان ان خود سرونکو کون لایا
بلاشک آپ ہی نے ہی بلایا
پدر کو تنگ کرکے یون ستمگار
گیا سپال کے پھر پاس ناچار

وہان سب پہلے ہی سنکر کے احوال
ہوئے تھے پہل غم سے سخت پامال
رکم بھی جب گیا حیران سبکتر
ہوئے باہم ہر اک آکر ستمگر

لگے کہنے کہ آنا انکا بیکار
نہ سمجھو تم یہان خاطر مین زنہار
فساد اسمین کوئی ہوویگا پیدا
یہی آثار ہوتے ہین ہویدا

لگا کہنے رکم پھر کچھ نہین غم
مین زور زر مین کچھ انسے نہین کم
کرونگا دھوم سے شادی ہی حال
یہ کہکر پھر پلٹ آیا بد اعمال

یہان ہونے لگا شادی کا سامان
ہوئین سب رسم با آئین شاہان
ہوئین خوش شدل بہت زنہار گلفام
وہانکی کرکے سب سے سر انجام

سری بی کے پھر پوجن کو آئین
سری رکمن کو بھی ہمراہ لائین
لگے پھر دھوم سے باجے جو بجنے
سپاہی سب لگے ہتیار سجنے

جناب ہر کی جو آمد کا غم کا
سبھونکو خوف پیدا ایکقلم تھا
گئے سب وہ مہارانی کے ہمراہ
لیے سامان جنگی حسب و خواہ

ادھر سپال کے بھی گرد شہر زور
حفاظت کو چلے کرتے ہوئے شور
لیے اندر سب اپنے خیل فسوان
گئی دیبی کے در تک شاد و خندان

کنارے شہر تھا دیبی کا استھان
مہیا تھا وہان پوجا کا سامان
مہارانی گئین پھر مندر کے اندر
جناب بھگوتی کو سر جھکا کر

کرون کیا حال انکا پھر مین ترقیم
بجالا کرکے پہلے رسم تعظیم
کہا پھر یون مرا دل شاد کیجے
غم فرقت سے اب آزاد کیجے

ادا کی مینے خدمت آپکی خوب
رہے مجکو چرن آپ کے مرغوب
عبادت کا مجھے پھل دیجیے آج
مجھے بیاہین جناب کرشن مہراج

کرین جنکے لیے ہر آپ تکلیف
کروں کیا مین رقم پھر انکی تعریف
جمال ہر ہوا جب آشکارا
لگین وہ شوق سے کرنے نظارا

نظر آئی عجب زلف مسلسل
کہ چھوٹین پیچ غم سے یکبیک دل
پڑی پھر جب نظر روشن جبین پر
سیاہی اوڑ گئی غم کی سراسر

وہین محراب ابرو مین جھکا سر
لگین وہ عاجزی کرنے سراسر
ہوئی پھر تیر مژگان سے حفاظت
کہ آئی دشمنون پر سخت آفت

نگاہ لطف تھی آنکھون سے پیدا
دوائے درد بہر جان شیدا
ہوے اسطور پر جب ہر کے درشن
ہوئین خوشدل بہت وہ پاکدامن

ثمر مقصد اسیدم ہاتھ آیا
درخت خرمی نے سر اٹھایا
رقم اب وار کا کا کچھ کرون حال
چلے جب اسطرف کو ہر نکو فال

نہ لائے فوج کچھ ہمراہ اپنے
سمجھکر لیے کچھ ناگاہ اپنے
سری بلبھدر جی تب لیکے لشکر
چلے وہ بھی ہانسے خوش سبکتر

بہت ہمراہ انکے فوج جنگی
نہ سمجھے جو فراخی اور تنگی
جدھر پاوے ادھر گھسکر کرے جنگ
نہووے رزم مین پسے کہین تنگ

سوارونکے بہت یکتا رسالے
لیے ہاتھون مین خنجر اور بھالے
کہ دشمن دیکھکر طالب امن ہو
نہ بہر جنگ ہرگز گام زن ہو

بکثرت فیل اور گھوڑے تھے ہمراہ
نہین ملتی تھی کثرت سے جنھین راہ
سجے رتھ خوشنما سب سیم و زر سے
نہین جیسے کہین دیکھے نظر سے

لدا اونٹون پہ سامان سفر سب
پئے خدمت بہت خادم مودب
باین انداز وہ سردار کونین
ہوے حاضر بخدمت شاہ دارین

برہمن کے ہوتے خدمت ادب سے
مہارانی کے پاس آیا طرب سے
خوشی سے مژدۂ آمد سنا کر
لگا چلنے مکانکو پھر سبکتر

مہارانی ہوئین اسپر مہربان
لگین کہنے یہ اس سے شاد و خندان
برائی آپکے باعث سے امید
منور ہوگیا طالع کا خورشید

بیان مین کیا کرون احسان تمھارا
ہوا چاہتا ہے سب پر آشکارا
یہ کہکر پھر دیا اسکو زر و سیم
کیا رخصت اسے عزت و تکریم

ہوا بھیکم پہ جب ظاہر یہ احوال
ہوا خوش سنکے وہ شاہ نکو فال
جناب ہر کی آمد سنکے فی الفور
لگا کرنے ندامت سے یہ پھر غور

کہ جو تجویز کرتا ہے کم کار
نہین انجام وہ ہوتا کارنہار
مجھے نادم کیا ہر کے مقابل
ہوا افسوس کچھ اسمین حاصل

یہ کہکر پھر گیا خجلت سے ناچار
برائے پیشوائی وہ نکوکار
لے آیا ہر کو پھر باعزت و جاہ
بآئین ادب وہ اپنے ہمراہ

دیار رہنے کو پھر اک باغ نایاب
سراپا جانفزا غارتگر تاب
لطافت مین فزون باغ ارم سے
نہو تحریر وصف اسکا قلم سے

شگفتہ گل ہر اک جانب نمودار
بہشت آسا سراپا باغ گلزار
کہین سنبل کہین نسرین نمودار
کہین تھا نسترن کا گرم بازار

جناب ہر ہوے جب رونق افروز
ہوا بھیکم نہایت فرحت اندوز
ادا پھر کرکے سم میزبانی
لگا لینے سعادت دو جہانی

ہوے جب کرشن جی اسپر مہربان
گیا تب وہ ادب سے سوے ایوان
گیا پھر کھل سبھو پر یہ اسیدم
کہ آئے ہین یہان شاہ دو عالم

خبر یہ سنکے ہر کس غائبانہ
ہوے بہر قدمبوسی روانہ
پے درشن گیا جو مجمع عام
ملی سبکو وہان پر عیش و آرام

وہ دامن کا اچھلنا ٹھوکر زمین — وہ بتلانا ہر اک شی خود سر و نہین
کناری کی جھلک وہ فتنہ انگیز — وہ پرنا فرش پر انکا قدم تیز
دوپٹے کی وہ تابش غیرت ماہ — بہار افزا وہ انکا حسن دلخواہ
وہ دامن کا پکڑنا مسکرا کر — وہ ہنسنا سامنے سر کو جھکا کر
وہ طبلے کی تھپک پائین کی گانگا — وہ سارنگی کا شور قاتل دل افگار
وہ ملنا ساز پر گھنگرو کی آواز — مجیرے کی وہ ہر گت فتنہ پرداز
وہ شاہی محفلین وہ مجمع عام — وہ سامان طرب جشن دلارام
کہون کیا دیکھکر سرت کو تھی چاہ — کہ مین بھی لون وہانکی جلد تر راہ
ہوئی تھی قرص سے رمبھا کو غیرت — پھنسی تھی اور بھی دام حیرت
زمین آسمان مین شور و غل تھا — کھلا ہر سمت یون عشرت کا گل تھا
لکھون کچھ اب مہارانی کا احوال — جنھین منظور تھا مطلق نہ یہ حال
نہ آیا نامہ بر جب نیک کردار — تسلی پھر ہوئی انکو نہ زنہار
گئین بیتاب وہ دوڑین محل پر — برنگ آئنہ حیران سکتر
بسوی دوار کا یک نظر کو — روانہ وہ لگین کرنے خبر کو
جناب ہر کی جانب دل لگا تھا — تصور دلمین یہ انکے بندھا تھا
کہ دیتے ہین اگر ہر آکے درشن — تو جو ہی نامہ بر میرا برہمن
عطا اسکو کرونگی عزت و جاہ — بلاشک مین خوشی سے حسب دلخواہ
ولے کہتی تھین پھر یون رنج پاکر — کہ بدھنا خوش نہین شاید ہی مجھپر
نہین ہر اب تلک تشریف لائے — ہزارون رنج و غم مینے اٹھائے
مگر کہتی تھین یون دلمین سمجھکر — کیا ہر نے نہین گر لطف مجھپر
تو اب تک وہ برہمن کیون نہ آیا — اوسے کسنے سفر مین یون لبھایا
پلٹ آتا اگر بے نیل مقصود — تو مین کرتی تن خاکی کو نابود
نکلکر جامہ ہستی سے بیباک — عذاب ہر سے کرتی مین دل پاک
تصور مین کبھی یون ہو کے بیتاب — دل غمگین یہ پھر کرتا تھا ایجاب
کہ ہے تقصیر کچھ میری بلاشک — اسی باعث سے ہر آئے نہ ابتک
پرستش اب ہمرونکی نارواہی — عبادت کب مجھے کرنا سزا ہی
نہ آئے ہر یہان ہو طور بیطور — کیا افسوس کیا گردون نے یہ جور
مجھے لیجائیگا سیال بدکار — مرا ہی کون اسجا پر مددگار
یونہین رو رو کے وہ پاکیزہ بنیاد — جناب ہر کی کرتی تھین بدل یاد
لگی لیکن اسی جانب نظر تھی — نہ اپنے حال کی انکو خبر تھی
کہ ناگہ اسمین پھر کے چشم و بازو — ہوئین کچھ شادمان بنکو خو
اٹھی پھر گرد اسجانب سے ناگاہ — جدھر تھی دوارکا کی شہر راہ
ہوئین تب اور خوش دلمین نہایت — گئی سب بھول وہ غمکی حکایت
تن بیجان مین فوراً جان آئی — تسلی اس دل مضطر نے پائی
جمال ہر جو پھر آیا نظر مین — ہوئی پیدا خوشی تازہ جگر مین
سنا تھا جسطرح دیکھا اسیطور — برہمن بھی نظر آیا وہ فی الفور
خوشی اسدم کی کیا زیب قلم ہو — جناب ہر کا جب ایسا کرم ہو
زہی قسمت زہی تقدیر انکی — بڑھائی ہر نے یون توقیر انکی
کہ تنہا آپ کندنپور مین آئے — نہ کچھ فوج گران ہمراہ لائے
توقف کی نہ تھی جو انتظاری — ہوئی اس سے نہ اسکی خواستگاری
فقط آپی ہوئے فوراً روانہ — سکتر پڑ چکے وہ غم کا فسانہ
ہوئے اک شب مین آکر رونق افزا — سری کمسن کا سنکر حال جان سوز

ستمگر کوہ مین آتش لگا کر
ہوا خوش آتش غم کو بجھا کر
ہوا ہر کا خمیدہ جب اک ہو
ہوا تب وہ بدایا نو نہین نکو

بہت تھا غم سے اسکا حال ابتر
یہی کہتا تھا وہ غمسے ستمگر
جو ہر یان شرح رو اپنا دکھاؤن
تو پھر مجھسے کہین جانے نپاؤن

کرون پابند انکو بے تامل
کھلاؤن غم ترا شی کا وہان گل
پھر اسکے بعد انکا ملک تقسیم
کرون شاہونکو مین باغرو کریم

ہزارون جنگجو یکتا سپاہی
ہوے خود سر بھی انکے ساتھ راہی
سراسر زیب تن پوشاک خوشرنگ
سفید و خوشنما غارتگر جنگ

جوانمردی جہان مین انکی کھلدست
برنگ چور کرتے شاہ کو پست
ظفر اور رونکی وہ نادار کرتے
جہان جا کر کے وہ پیکار کرتے

کہین گر جنگ کا وہ حکم پاتے
تو پامردی سے دل پر کھیل جاتے
مصاف آرا برنگ شیر نر جست
نہ دکھلاوین ضیا رزم مین پشت

پری پیکر غلامونکے بہت خیل
روان چارونطرف تھے صورت سیل
بہار افزا وہ پہنے سرخ پوشاک
کہ گل بھی دیکھکر دامن کرے چاک

غلامونکے لیے ہاتھی تھے موجود
لکھون کیا اور مین سامان بیہود
صدا آتی تھی ایسی جنگ ودی کی
کہ تھی صیاد جو دیکھے ہدف کی

یہان نغمہ سرا جو جو پری تھی
انھین پر چشم ساری نادری تھی
لگاتی ٹیپ وہ غارتگر دل
کہ کرتی تیغ آسا سبکو بسمل

در نایاب بحر خوش تماشی
ستمگر ماہ اوج دل خراشی
رخ انکا آفتاب حسن روشن
گل گلزار خوبی رشک گلشن

وزیر شاہ بھیکم تھا جو دیجاہ
امیرونکو لیے تھا اپنے ہمراہ
ہوا اسطور سے سامان جب خیر
چلے اعلے و ادنے دیکھنے سیر

کوئی کہتا تھا ملا رتھ مرا زود
کہ دیکھون چلکے مین سامان بیہود
کوئی خوش نچہ قوت دکھاتا
کوئی خوش دلمین پوچھکا اڑاتا

کوئی تکیہ منگاتا تیز رفتار
کوئی دہلا کے دل ہوتا تھا ہشیار
کھلا دیہاتیون پر جب یہ احوال
تماشائی ہوے وہ بھی بہر حال

یہان شادی سے تھا ہر شخص خوشدل
وہان خندان برات نیک منزل
بندھا باجونسے تھا محشر کا آثار
ہوے تھے خفتگان خاک بیدار

ملے جا کر کے جب دونون شہنشاہ
جہاندارونمین اعلے سرور جاہ
بیان کیا کثرت لشکر کو نہین
زبس حیران ہون کیا تمثیل دونمین

زبانسے ہو نہین سکتا ہی اظہار
سراسر قدرت ہر تھی نمودار
رکم پھر انکو جنوا سے مین لایا
بہت خوبی سے آخر پیش آیا

بیقراری سری رکمنی جی کی آمد برات سے اور تشریف لانا سری کرشن جی کا

رقم ہی یون کہ جب سامان بیہود
ہوا اسطور کنڈن پر مین موجود
بہار آئی خوشی سے ہر چمن مین
گئے رقاص گلرخ انجمن مین

ہوا ہنگامہ محشر نمودار
بندھا جب رقص پر دار یکا آثار
غضب کرتی تھی وہ ہر گت نہین پاک
کہ بیہوشی سے تھا کوئی نہین پاک

لگاتی خوش تھی وہ ٹھوکر زمین پر
کہ دکھلاتی قیامت تھی وہین پر
وہ گانا انکا یکتا شہرہ عام
وہ انچل سے چھپانا روے گلفام

دکھانا وہ ادا غارتگر دل
وہ اٹھنا بیٹھنا کرنا وہ بسمل
وہ کثر ہاتھ رکھ لینا جبین پر
وہ چکر کھاکے جھک جانا زمین پر

اُسیدن وہ چلا اپنے مکان سے
اومنڈتی ہو گھٹا جیون آسمان سے

کروں کیا مین بیان اُسکی سواری
بہار افزا تھی جیون باد بہاری

شہ شطرنج آسا وہ بد اندیش
لیے ہمراہ اپنے فوج بد کیش

رواں آگے پیادے جنگ پرداز
مصاف جنگ مین جو جو تھی ممتاز

سبھونکو رتبہ فرضی کی تھی چاہ
طلب کرتے تھے ہر دم عزت و جاہ

لگاتے شہر خہ ایسا پہونچکر
کہ ہوتا دشمنونکا حال ابتر

نہایت فکر و منصوبے مین چالاک
نہین ڈرتے تھے وہ شاہون سے بیباک

بساط عیش کو فوراً اٹھاتے
توقف کی نہ ہرگز تاب لاتے

کیا کرتے تھے اکثر بدکے وہ مات
سمجھتے کھیل تھے وہ رزم و ذرات

ہر اک کا مہرہ فولاد سر تھا
برنگ کوہ ہر تن جلوہ گر تھا

نظر آتا جو انکو خانہ جنگ
تو ہوتے تھے نہین گھسنے مین کچھ تنگ

دو زورا بھی لگا لیتے تھے اکثر
جو دو باہر تو اک جاتا تھا اندر

صدر کی بُرد کر دیتے تھے بازی
نکلکر چار خانہ سے وہ غازی

پہونچتے تھے مقابل شاہ کے جب
تو کرتے تھے نہین کچھ پاس ادب

فرنگ رزم تھا انسے بتنگ
ہر اک فرمانروا تھا کشور جنگ

برنگ فیل تھا حاصل انھین زور
جوانمردی کا تھا انکے وہان شور

دو رویہ سب گلگون برق رفتار
یراق و ساز زیبا جبہ زرکار

صبا آسا قدم بازیمین چالاک
کرین رخ جسطرف اڑ جائین بیباک

گران قیمت بہت تھے خوشنما فیل
رواں حلقہ بحلقہ صورت نیل

وزیر شاہ تھا ہمراہ موجود
مہیا تھا ہر اک سامان موجود

بنا نوشاہ تھا خوبی سے سیال
لکھون کیا اُسکی مین خوبی کا احوال

لباس نوشہی پہنے سراسر
مرصع آپہ زیبا اور زیور

سوارون کے پرے ہمراہ اُسکے
جلو سے جلوہ گر تھے شاہ اُسکے

ہزارون تھے سجے خوبی مین نایاب
لگا پردون مین گل دیبا و سنجاب

سراپا کام انمین سیم و زر کا
فدا تابش پر اُسکی رخ قمر کا

بعیرون پر لدا تھا مال و اسباب
گران قیمت ہر اک خوشرنگ و نایاب

سرود آرا بہت غمازگر ہوش
قیامت روبرو چلتے تھی روپوش

رواں آگے نقیبان خوش آواز
لیے رقاص لاکھون رقص کا ساز

سجے وہ تخت آرا بنتے کے خوشرنگ
کہ تھا جنکے مقابل بوستان رنگ

سفید و سرخ آبی و گلابی
سیاہ و سبز زرد و آفتابی

بہار افزا تھے انمین خوشنما گل
کہون کیا مین بلا جان بلبل

صدا ڈنکے کی جاتی تھی فلک تک
تماشائی ہوئے تھے وان ملک تک

باین انداز وہ سلطان خوشدل
ہوا آکر کے کندنپر مین داخل

ہوا جھجکیم یہ جب یہ حال اظہار
برائے پیشوائی ہو کے ناچار

کیے چار و سپر دیگر روانہ
لگا بجنے ادھر بھی شادیانہ

اُدھر ہوتی تھی استقبال کی چاہ
برنگ گنجہ خوشدل تھا ہر شاہ

ادھر رکھکر کے سر پر تاج انور
چلے پانچون برادر ماہ پیکر

بہت ہمراہ انکے غیرت شیر
سپہ سالار باندھے قوس و شمشیر

بہت آئے تھے خود سر یاوری کو
برہنہ کر کے تیغ خود سری کو

حرا سندھ ایک تھا انمین زبردست
نہوتا تھا جو خاطر سے کہین پست

جناب ہر سے ہار استرہ بار
نہ آیا زیر دستی پر وہ زنہار

چڑھا پھر جبکہ وہ اٹھارون بار
گئے ہر رفتہ رفتہ سوئے کہسار

لے آئے بے طلب جو آپ تشریف — ہمدمین یون اٹھا کر بار تکلیف
نہ ہے قسمت ہے طالع ہے بخت — اٹھائی آپنے تکلیف کیون تخت
کرم کرکے بیان وہ کیجیے حال — شتابی مجھسے اے پاکیزہ اعمال
برہمن سنکے یہ باتین دلاویز — ہوا اوسے نہایت فرحت انگیز
کہا لایا ہون کندنپور سے نامہ — سری رکمن کا مین الفت شناسہ
یہ کہکر پھیر دیا وہ نامہ پاک — جناب ہر نے پڑھنے طرز پاک

روانگی جناب سری کرشن جی کی دوارکا سے بجانب کندنپور اور اناسپال کا مع سامان برات

رقم ہے یون کہ جب شاہ دو عالم — ہوئے نامے کو پڑھکر شاد و خرم
ہوا سے سیر کندن پور آئی — جناب ہر کو پھر فرقت بھائی
برہمن کا پکڑ کر شوق سے ہاتھ — اٹھے فوراً جناب پاک جد ہاتھ
ہوا رشا دھر سہر سواری — لے آیا ساتھ تھے سبکے بھاری
گران قیمت جڑے تھے لعل و گوہر — فدا اسپر خراج منفعت کشور
نہے چار اسمین گھوڑے باد کردار — ہویدا جنمین چالاکی کے آثار
قدم بازی مین یکتا تیز و چالاک — کرین طے دم مین میدان منفعت افلاک
بزنگ برق دکھلاوین لگا پہ — زمین سے اوڑکے گردون پر ہو سو
جناب ہر ہوئے تعلیم سخن سنج — کہ رکمن جی کو ہے کسواسطے رنج
سنا ہیے بھی ہے اکثر یہان پر — کہ بھیکم شاہ ہے ہمنام اختر
انھین منظور تھی شادی بہر حال — کیا انکو رکم نے غم سے پامال
دیا سسپال کو پیغام شادی — ہوا پیدا وہی اسمین فسادی
لہذا مین ہون اب چلتا سکتر — ہوا آنا تمھارا اور بہتر
یہان لاتا ہون رکمن جی کو فی الفور — وہان بیشک ہے اسباب میطیور
مجھے آنسے محبت ہے نہایت — کرون کیونکر نہ مین اسپر عنایت
یہ کہکر رتھ پہ پھر اسکو چڑھایا — جناب ہر نے بھی آسن جمایا
عنان جسوقت گھوڑونکی اٹھائی — لگے کرنے سکتر باد پائی
ادھر جو عنقریب آئی لگن تھی — بہت خوشدل وہان پر گلبدن تھی
رکم کرتا تھا شادی کا سرانجام — بدل سسپال کو دیکر پیغام
مہیا عام سامان طرب تھا — جو تھا درکار وہ موجود سب تھا
سجے تھے خوشنما ایسے مکانات — کہ خوش آتی تھی سیر طلسمات
رہے شادی کے جب ایام دو چار — بندھا تب رسم سردار کا آثار
برہمن بھی ہوئے آکر کے موجود — ہوا سامان ہر اک عشرت کا افزود
سرود آرا ہوئین نہ نمائے گلفام — لگے انجام ہونے مذہبی کام
بہار افزا گیا مانڈو وہ چھایا — کہ خوبی مین فلک کو بھی جوش آیا
وہ جھالر موتیونکی اسمین نایاب — سراپا جلوہ گر مانند مہتاب
منور اسکے اندر کلس زر کا — گلو مین جسکے تھا مالا گہر کا
نہ پھر جوک وہ لعل و گہر سے — اڑا دے تاب جو روئے قمر سے
برہمن کر رہے تھے بید خوانی — جنھون پر ختم تھی شیرین زبانی
رقم اب کچھ کرون سسپال کا حال — بہت شادی سے تھا وہ خوش بد اعمال
پدر اسکا جو تھا دلگو کھ مشہور — ہوا وہ بھی نہایت اسے مسرور
ہوا سامان سب شادی کا تیار — نوید دن پکے آئے یار و غمخوار
جراسندھ و دھدھا شاہ نامی — ہوئے رونق فزا جو تھے گرامی
بہت ہمراہ انکے فوج جرار — ستمگر خون خور و مستعد پیکار

مجھے سپال سے نسبت کہان ہے
نہین نسبت زمین سے آسمان کو
نہین ہے گدا سے دل لگاتا ہے کہین شاہ
قمر کو روے خورشید نظر ہے
مجھے دل سے نہ ہرگز بھول جانا
سفر مین کرکے آخر تیز پائی
گل خوبی بہار افزائے خوبان
مسلسل ہر طرف ایسی عمارت
زمین کو رتبہ گردون ملا تھا
تماشا دیکھتے بس شاد و خندان
وہان دیکھا تو قدرت ہے نمودار
ادب سے ہین کھڑے دربان دربار
مجھے ہر کی قدمبوسی ہے منظور
کیا یہ سنکے دربانون ارشاد
ہوے جسم جناب ہر درشن
ہوئی حاصل سعادت دو جہان کی
جناب ہر بھی تخت بے بہا پر
بہار افزا لباس بھرانی
جناب ہر اٹھے آخر ادب سے
کھلائین نعمتین پھر دو جہان کی
پھر اسکے بعد خلوت مین بلایا

اگرچہ وہ یہان شاہ جہان ہے
نہین ہے رسا پہونچتا بوستان کو
سزا سیمین کو آخر نسترن ہے
پسند سیم ہونا حسن زر ہے
مبارک ہو تمھین تشریف لانا
مسافت سے ہوئی جسم آمد ہائی
فدا اسکی جلوہ حسن گلستان
کرے گلشن کو جو خوبی مین غارت
شہر وہ سجدہ گاہ دو جہان تھا
چلا اندر شہر سیران بسیران
قمر آسا ہین روشن در و دیوار
جوانمردان جنگی کوہ پیکر
مکان میرا ہے کندن پور مشہور
کہ اندر جائیے مہاراج جی شاد
ہوا خندان برہمن مثل گلشن
نہین طاقت مجھے اسکے بیان کی
منور تھے برنگ مہر انور
تن والا پہ قدرت کی نشانی
برہمن جب گیا آگے طرب سے
نفیس و تر و تازہ اپنے مکان کی
برابر اپنے عزت سے بٹھایا

مرے مرغوب آپ کے چرن ہین
نہین ہے سیم کے آہن برابر
روا ہر گلبدن کو گلبدن ہے
کرون کیا مین قم نکی حکایت
یہان سے لیکے خط پھر وہ برہمن
ہوئی تب دوار کا اسکو نمودار
جمالش دلفریب و محیرت گل
ہر اک سو جلوہ عشرت نمودار
برہمن دیکھکر ویسے ہوا شاد
سکبتر آستان ہر پہ آیا
ہر اک سامان مہیا قدرتی ہے
برہمن دیکھکر یہ ہوگیا دنگ
سری کمن کا نامہ ہے مرے پاس
گیا یہ سنکے وہ اندر نکو کار
ہوا دیسے فدا قدمونکا اوپر
برہمن تھا بہت خاطر سے خرسند
مکٹ روشن عجائب فرق پر تھا
تن والا پہ قدرت کی نشانی
قدم دھوکر کے چرنودک لیا پھر
ہر اک اقسام کے اصناف اصناف
کہا اس سے کہ اے پاکیزہ چیتن

جو ہر بستان خاطر کے چمن ہین
نہین ہے خار کے لائق گل تر
روا ہر گلبدن کو گلبدن ہے
نہایت طول ہے اسکی روایت
ہوا مثل صبا آخر قدم زن
سراپا جیون ریاض سبز گلزار
چمنہا ہیش کمند جان بلبل
مہیا ہر جگہ سامان بازار
کسافت کی نہ کچھ اسکو رہی یاد
نہ آسنے دل کہین آخر لگایا
نظر آتی ہے عالم کی ہر اک شے
نگا معروض یون کرنے بدل تنگ
فلک رتبت نکو پاکیزہ اساس
کیا اسنے تامل پھر نہ زنہار
درخشان دیکھکر وہ روے انور
ہوا ایسا کمند خط کا پابند
برنگ نور قدرت جلوہ گر تھا
کہون کیا مین تجھی قدرت آشکار
پئے آرام سنگھاسن پہ پھر
لذیذ و ترش و شیرین خوش نما صاف
مرے ہین آجکل ایام بہتر

نمودہ نور رخسار فصاحت تابان
انیس حال بہتر کا میاں
حلاوت بخش لہجے شکر باب
گہر پردار ہر دندان نایاب

کروں کیا قدرت والا میں اظہار
تمہیں سے سب آپ ہی سے یہ نمود
تمہیں سے نظر اسیب فن ہے
تمہیں سے سرخ تن ہے گلبدن ہے

تمہیں سے جلوہ گر ناز و ادا ہے
تمہارے حسن پر عالم فدا ہے
بنا سازندہ دام محبت
تمہیں سے ہے سر انجام محبت

جناب کرشن جی تجکو ہے پیغام
میں اب کرتی ہوں اپنا حال اتمام
کنیزک ہوں قدمہائے گرامی
مجھے کیجے عطا اپنی غلامی

سنا جب سے جمال پاک میں نے
گریبان تک کیا ہے چاک میں نے
کیا ہے عشق نے بیمار مجھکو
ہوا ہے بستر گل خار مجھکو

تمہارے ہجر میں گھٹ گھٹ کے ہر رات
ہلال آسا ہوئی ہوں اسکو دات
نہیں حال میں کچھ مجھکو ہوش ہے
مرے نزدیک عالم خارجیں ہے

فقط منظور ہے خدمت تمہاری
مجھے کرتا غم فرقت ہے عاری
نہ سنبل دل نہیں ہے سیر گلشن
سراسر بوں تمہیں ہے روشن

نظر آتا ہے مجھکو خار ہر گل
میں ہوں گل عارض والا کی بلبل
ہوا دام غم سنبل ہے مجھکو
پریشاں کر رہا ہر گل ہے مجھکو

تمہی قامت جو ہو سرو گلستان
برنگ دار ہوتا ہے نمایاں
ہوئے ہیں لاکھوں داغ حاصل
پھنسا جب سے ہے دام عشق میں دل

ہوئی جب سے خزاں عشق رہزن
سراسر زعفرانی ہو گیا تن
نہیں ہے نرگس بیمار محبوب
ہوئی جب سے ہے چشم پاک محبوب

بہار افزا جو ہے جعد بنفشہ
ہوا دلبستگی کا اس سے نقشہ
نہیں منظور سیر لالہ و گل
سراسر صفت نازک بدن ہے

لطافت تیری ہے ناگوار
نہیں کرتی ہوں میں جا کر نظارہ
مرے اشکوں سے دریا ہو نمودار
کرے کیونکر نہ لالہ گرم بازار

کروں کیونکر میں سیر باغ جا کر
کریں جب تک نہ دل خوش آپ آ کر
بدل عاشق ہوں روئے پاک کی میں
فدا ہوں دل سے خوبی پاک کی میں

سیاں سامان شادی ہو رہا ہے
مری دانست میں محشر بپا ہے
پدر مادر کو تھا خاطر منظور
کریں شادی جناب سے ہر مسرور

رکم کو یہ نہیں مرغوب دل ہے
فقط نام میاں وہ مفصل ہے
پے شادی گیا سیاں کو خط
یہاں بجتے ہیں ہر جنگ و سرپط

بہت آویگی اسکے فوج ہمراہ
کہ ہے وہ آجکل کیا شہنشاہ
غضب میں جان میری مبتلا ہے
مرا دل آپکے اوپر فدا ہے

لگن ہے عنقریب امداد کیجے
کرم سے مجھکو اپنے شاد کیجے
مری تقصیر پر کیجے نہ کچھ غور
میاں پر لائیے تشریف فی الفور

توقف کی نہ کیجے انتظاری
نہایت ہے یہ وقت غمگساری
نہ آؤ گے تو ہو جاویگی شادی
رکم عالم میں ہو کیا فسادی

بدن پر جان ہے ہیہات ہیہات
پدر مادر کی سنتا کون ہے بات
عبادت کی تمہارے واسطے گل
تمہارے دیو تو ہیں خوشنما گل

کرو مجکو رہا دام الم سے
لگاؤ سر پر اپنے قدم سے
مری ہمراہی کی جب ہو جو کچھ اون
دیا ہے آپکا میں ورش پاؤں

کنارے شہر وہ یکتا مکاں ہے
بباغ خوبی میں رشک بوستاں ہے
وہاں رتھ پر مجھے فوراً چڑھانا
جمال قدرت کامل دکھانا

رکم کے ماسوا جو تھے برادر — عبادت کیش و دانا لطف پرور
سبھونکو تھا یہی خاطر سے منظور — کہ ہون ہم خدمت ہر سے مجبور
سری رکمن کو ہر سے جلد بیاہین — طریقہ یون محبت کا نباہین
رکم کو خوش نہین آتی تھی یہ بات — وہی ہاج تھا ہمین ایک بذات
پدر مادر سے یون کہتا تھا جاکر — نہین ہر ذات مین میری برابر
فقط جد بنس مین پیدا ہوے ہین — مکان نند مین پالے گئے ہین
پھپھے اُم جیرے اور حسین بن — کہے ہی کون شاہ انکو زمن مین
نہین انسے مجھے نسبت روا ہی — مقابل شہ نہین فخر گدا ہی
چندیلی مین ہی اک دیگر کھڑا می — شہ عالی خرد سب مین گرامی
فلک گھستا ہی اسکے آستان پہ — جہان مین دیکھکر رتبہ سدا سر
بسر انکا ہی اک سسپال دیجا — گرامی مرتبت ہر فن سے آگاہ
نہین ہمسر کوئی اسکے شہان مین — ہوا پیدا ہی وہ یکتا جہان مین
مقابل ہی مرے وہ شاہ دیجا — کہ اسکے نام سے عالم ہی آگاہ
اسکے ساتھ یہ نسبت روا ہی — سوا اسکے سبھونکو ناسزا ہی
اسے مین بھیجا ہون اسکا پیغام — بحث کرتے ہو تم دیگر سرانجام
جناب رکمنی جی تھین بہت تنگ — رکم کا دیکھکر ناچار یہ ڈھنگ
جناب ہر کی خواہش مبدم تھی — ولے شکل کب انکو بہم تھی
سفر دشوار تھا ہر تھے بہت دور — کرین کیا ہو رہی تھین سخت مجبور
یہین پھر چند دن گذرے جو آخر — ہوئی شادی رکم کو پاس خاطر
چندیلی کو ہوا ٹیکا روانہ — مہیا کرکے سب ساز شہانہ
مہارانی ہوئین تب اور بیتاب — تفکر سے انھین بھولا خور و خواب
برہمن تھا وہان کوئی نکوکار — گل باغ عبادت نیک کردار
کہا اس سے مہارانی نے یہ حال — کہ ہو نہین غمزدہ ای نیک آمال
جناب ہر سے تھی منظور شادی — ولے خندان ہی اب گل نامرادی
رکم اس بات سے ہو کر غمگین — دکھاتا ہی سبھونکو خنجر کین
دیا سسپال کو شادی کا پیغام — مہیا کرکے سب ساز و سرانجام
پریشان ہون نہایت مین کیون کیا — گران ہی بار غم سر پر پھرون کیا
مرا خط خدمت ہر تک جو جاوے — تو ممکن ہی مرا دل بر آوے
کرین گر آپ یہ تکلیف منظور — تو ہووے یہ دل بیتاب مسرور
سوا اسکے زبانی بھی یہ کہنا — کسی صورت سے تم غافل نہ رہنا
کہ وہ بیتاب تم بن ہو رہی ہین — پریشان جان غم مین کھو رہی ہین
جاؤ گے تو مر جاوینگی تم پر — نہایت ہو رہی ہین تم سے مضطر
برہمن نے کہا یہ سنکے بہتر — پہونچتا دوارکا ہون مین شکتر
جو آتے ہین تو لاتا ہون انھین ساتھ — خوشامد سے بمنت جور کر ہاتھ

نامہ رکمنی جی کا سری کرشن جی کو

سری رکمن ہوئین یہ سنکے خشنود — لگین کرنے رقم نامے کو یون زود
کہ ای دانائے راجان بیتاب — دوائے درد دلہا بیخور و خواب
بہار افزائے حسن فتنہ ایجاد — چمن پیرائے باغ عشق ناشاد
شعاع نور پرور مہ جبینان — گہر آویز گوش ناز نینان
جمال مہ رخان غارتگر ہوش — سواد زلف خوبان دام بر دوش
کمان ساز زندہ ابروے خمدار — خدنگ آرائے مژگان ستمگار
سحر آموز چشمان بلاخیز — سیاہی بخش مردم فتنہ انگیز

ہوا گرتے ہی وہ شاہ خوش انجام — سو ملک عدم نور آبک گام
ہوئی حاصل سبھونکو شادمانی — لگی ہونے فلک سے گلفشانی
گئے پھر حضرت مادر پدر مین — بڑھا جوش محبت جو جگر مین

غزل مطابق چھند ہندی

رکھا قدم پر ہرنے سر جسدم جھکا کر نا گہان — خندان ہوے مادر پدر خاطر سے ہو کر شادمان
جاتا رہا وہ درد و غم دیتا تھا جو دل کو الم — ہرنے کیا جسدم کرم بھولا انھین سوز نہان
راضی ہوے پھر عجز پر ہر کے بہت مادر پدر — دیتے تھے دلسے بیخطر ہر کو دعائین شادمان
محبس مین تھے جو نامور شہ اگر سین جا بی گہر — انکو ملا پھر تاج زر ہر کی عنایت سے وہان
سبکو ہوئی حاصل امن خندان ہوے کل مرد و زن — زائل ہوا دلسے محن سبکے وہان پر بیگمان
یوہین خواصین روز و شب ہر کی حکایت پر طرب — ہر دم سناتین با ادب جو جو کہ تھین شیرین زبان
سنکر جناب رکمنی ہوتی تھین خاطر سے خوشی — مٹتی تھی دلکی بیکلی مرغوب تھی یہ داستان

تجویز ہونا شادی سری رکمنی جی کی ہمراہ سسپال کے اور لکھنا نامہ سری رکمنی جی کا

کرون کیا عشق کا احوال تحریر — سری کرشن جی کو اور بھیجنا اسکا — کرے کیونکر نہ سبکو پا بزنجیر
نہین رہتا ہی اک جانب یہ جانکاہ — طرف ثانی کو بھی کرتا ہی آگاہ — سری رکمن کا جو غم جان گزا تھا — جناب ہر نے بھی گاہے سنا تھا
کہ رہتی ہین مری فرقتین دلگیر — کیا ہی عشق نے اسطور تاثیر — قرار و صبر زائل ہو رہا ہی — قیامت سوز غم سے اک بپا ہی
نہ دلکو چین آتا ہی کسیدم — شریک حال رہتا ہی فقط غم — سوا اسکے جمال مہر پرور — ہوا انکا جو ہر جا ہان اظہر
محبت ہو گئی خاطر مین پیدا — ہوے ہر بھی یکایک اُنپہ شیدا — تمنا یہ انھین بھی تھی بخاطر — کہ دیکھین جلد تر وہ روے عاطر
ادھر اب سنیے کنڈنپور کا حال — شہ بھیکم جو تھے پاکیزہ آمال — ہوئی انکو یہان شادی جو منظور — لگا ہونے ہر اک شاہ ونکا مذکور
رکم کیش ایک تھا انکا جو فرزند — ہوا یہ حال وہ سنکر کے خرسند — پدر سے یون لگا کہنے وہانپر — کہ شاہ دوارکا سب سے ہین بہتر
جناب کرشن جی کہتے ہین انکو — برنج و شیو سدا چاہتے ہین انکو — جہانمین آو پورکھ ہین نمودار — انھین کو لوگ کہتے ہین نرنکار
انھین سے کیجیے رکمن کو منسوب — مری دانست مین یہ بات ہی خوب — کہ جسمین فخر ہو حاصل جہانمین — نہ آوے فرق اپنے خاندان مین
ہوا بھیکم کو بھی یہ قول منظور — تفکر ہو گیا انکا وہین دور — کہا نسبت ہی یہ بہتر بلاشک — مبارک ہو مبارک ہو مبارک
کرون کیا اب بیان فتنہ کا احوال — رقم ہی بھاگوت مین اسطرح حال — شہ بھیکم و انکی پاک رانی — انکو سیرت عبادت کی نشانی

ہوا وہ صورت آثر زنمودار
اُسے دم روک کر بھیجا عدم کو
اُسی صورت کے پھر تازہ بنائے
لڑا بلبھدر جی سے وہ جو فرد
لگی صحرا مین پھر آتش شرربار
عذابونسے انھین بخشی رہائی
پناہ اُنسے پھر ہستی مین پائی
عطا کی رنج سے ہر کس کو آرام
کہ گوپی ہو گئین سنکر کے بیتاب
جناب نندجی پھر شاد ہو کر
قدم سے ہر نے پھر اسکو چھڑایا
خبر جسدم ہوئی یہ آشکارا
ہوا پھر آکے کیشی ہر کمین
لڑا پھر آکے بھوتا سر بدآہنگ
تو پھر اکرور جی بچنے نہ پائے
نہایت گوپیونکو رنج و غم تھا
کوئی گاؤ ر ملا آگے بداندیش
ہوئے گوالونکو حاصل جا بہ پاک
کجی قامت کی بالکل ہو گئی دور
گرجتا وہ برنگ رعد ناپاک
گئے پھر مشک و چانور مارے

دہن کھولے ہوئے فتنہ سے خونخوار
کیا باہر دہن سے تب قدم کو
انھین صحرا سے بندرابن مین لائے
ہوا وہ کشور ہستی سے مہجور
بجھا کر ہر ہوئے گوالونکے غمخوار
عجب یہ قدرت کامل دکھائی
عدم کی روح کو صورت دکھائی
پڑا سرپٹ کو آخر عجز سے کام
گئین صحرا کی جانب بیخور و خواب
قریب ہستی پہونچے سبکتر
وہین وہ صورت اصلی پر آیا
ستم ہر کو ہوا یہ ناگوارا
گیا وہ بھی عدم کو ہو کے غمگین
گیا وہ بھی وہان مارا بدل تنگ
طلب مین ہر کی بندرابن آئے
جگر شق ہجر سے مثل قلم تھا
لیے خوش خامہ شاہ جہاں کیش
چلے آگے وہانسے پھر طربناک
بنی وہ زشت پیکر غیرت حور
چلا ہر کی طرف کو حیث چالاک
گئے پھر مشک و چانور مارے

جناب کرشن بجہ کامیابی
چھپائے گوال پھر برہمنے آکر
گئے پھر تال بن کی سمت ناگاہ
کیا یہ لطف پھر سب پر نرالا
کسیدن جاکے جمنا کے کنارے
برنگ طفل پھر پر لمبھ بدکار
غضب جب اندر نے اپنا دکھایا
سرورت جبکہ پھر عالم مین آئی
رہین وان پر ہوا ہمراہ انکے
وہان لپٹا قدم مین ہر انکے
گیا لے گوپیونکو پھر قضا کار
اُسے ہر مار کر گوپی لے آئے
پھر اسکے بعد برکھا سر ستمگار
ہوا یہ حال سنکر کنس بیتاب
جناب ہر چلے جسدم مکان سے
دیے اکرور کو پھر درشن ناگاہ
جناب ہر سے وہ بچنے نہ پایا
لیا کو بری سے پھر صندل معنبر
دھنک جب نے توڑا سخت جاکر
جناب ہر سے جب اس سے ہوئی جنگ
بلندی سے ہین پھر مرجاکر

دہن مین گھس گئے اُسکے شتابی
ہوا ہر کو تفکر کچھ نہ وانپر
دھنک راجہین جہان بتا تھا گمراہ
سری جمنا سے کالی کو نکالا
ہے پھر گوپیونکے چیر سارے
ہوا مغرور بلدھر کو نمودار
گو برد ھن آپنے فوراً اُٹھایا
جناب ہر نے یون مرلی بجائی
ملے مقصود خاطر خواہ انکے
پریشان سب ہوئے غمخوار انکے
کسیدن سکھ چور آکر ستمگار
توقف کی نہ ہرگز تاب لائے
گیا ملک عدم کو کر کے پیکار
لگا اُسدن سے رہنے بیخور و خواب
بیان ہو تا نہین وہ غم زبان سے
سری جمنا مین ہر نے حسب دلخواہ
جب اُسنے رخت عالم سے اُٹھایا
دیا اُسکو جہانمین حسن بہتر
نظر اک پیل آیا کوہ پیکر
گیا سوے عدم آخر وہ لتنگ
گرایا کنس کو روے زمین پر

کہ ہین سیکرشن جی سلطان کونین
انھین سے ہی ہوا آباد دارین
عذاب کنس سے جب ہو کے ناشاد
زمین نے جا کے کی برہما سے فریاد

سری برہما نے شنکر کو خبر کی
ملی دارو نہ لیکن درد سر کی
کیا جب آپ سے احوال اظہار
کہ بس سے ہو گئے فوراً مددگار

لیا اسطور سے متھرا مین اوتار
چتر بھج روپ قدرت تھی نمودار
کیا مادر پدر نے جو نظارا
جمال پاک دیکھا آشکارا

غم دنیا ہوا دل سے فراموش
ہوئی چشم جگر روشن ہوا ہوش
مزا پایا جہان مین زندگی کا
ملا ثمرہ نہال بندگی کا

اسی شب پھر ہوئے گوکل روانہ
بیاد قول جسمت غائبانہ
سری جسمت نہایت ہوئین شاد
سرود عیش گوکل کو ہوا یاد

ہوا جب کنس اس مژدے سے آگاہ
ہوا پیدا اسے غم سخت جانکاہ
قرار آیا نہ ہرگز بیوفا کو
برائے قتل بھیجا پوتنا کو

لگا پستان مین سم کو بے تامل
گئی وہ فتنہ پرور سوی گوکل
لگی ہر کو پلانے شیر گمراہ
ہری ہر ہو گئے قدرت سے آگاہ

کیا پستان پکڑ کر اسطرح تنگ
کہ فوراً نیستی کا جام گیا رنگ
چڑھا ہرگز نہ اُنکے زہر تن پر
لگی پستان تھی گویا دہن پر

برائے قتل پھر سر دھر برہمن
ہوا گوکل کی جانب کو قدم زن
زبان ہر سے توڑا کر وہ آہنگ
پلٹ متھرا کو آیا باول تنگ

گیا پھر دیو کا گا سر سبک تر
سوی گوکل برنگ راغ بنکر
ہوا واصل عدم وہ بھی اسیدم
خبر سنکر ہوا یہ کنس برہم

دیا ارشاد تر نادرت کو پھر
ہوا وہ حکم سلطانی سے ماہر
پے کین جبکہ وہ گمراہ آیا
عجب اک شور و شر اُسنے مچایا

جناب کرشن جی کو لیکے ناگاہ
گیا اوڑ جانب گردون وہ گمراہ
غضب سے ہر نے پھر پٹکا زمین پر
ہوا واصل عدم وہ بھی ستمگر

ہوا وارد کوئی پھر اور مغرور
سکٹ جسکے سبب سے ہر نے کی چور
دکھایا پھر کسیدن غائبانہ
دہن مین دو جہانکا کارخانہ

جناب ہر نے جسمت جی کو ناگاہ
ہوئین لیکن وہ قدرت سے آگاہ
لے آئے گرگ من پھر وانپہ تشریف
ہوئی روشن جہان پر کی توصیف

مقرر کر گئے وہ کرشن جی نام
اسیدن سے ہوا یہ شہرہ عام
لگا پھر گوپیونکا عشق پر دل
ہوئین تیغ نگاہ ہر سے بسمل

مکان نند مین ہر روز جاتین
کٹی دھب سے ہری ہر کو کھلاتین
چرا کر ہر دہی اور دودھ کھاتے
جو بچ جاتا اُسے فوراً بہاتے

لگا بچنے نہ جب گوکل مین جغرات
لگین سب گوپیان بکنے خرافات
کرین شکوہ سری جسمت سے جاکر
کہ ہوتا ہی زیان اپنا سراسر

ہری ہر کو کرین جسدم نظارا
تو جاوین وے شکوہ بھول سارا
کسیدن نے پھر مٹی جو کھائی
دہان مین صورت عالم دکھائی

بہایا پھر کسیدن شیر و جغرات
پسند آئی نہ جسمت جی کو یہ بات
کیا پابند اُنکو ہو کے ناشاد
ہوئے جملہ وارجن غم سے آزاد

ہوئے تب جا کے بندرابن مین آباد
قریب گرگو بردھن نند جی شاد
وہان صحرا مین پھر تبا سر آیا
ثمر وان نیستی کا اُسنے پایا

بکا سر بعد اُسکے پھر سبکتر
گیا ہر کی طرف کو ہو کے مضطر
گیا وہ بھی تماشائے عدم کو
اکھاسر نے اُٹھایا تب قدم کو

لب نازک پہ ایسا رنگ پان ہی
شفق جسکا فلک پر مدح خوان ہی
دہن کے عشق مین ہی سخت بیچارہ
کہان غنچہ کو ہو تنگی گرانبار

دُرِ دندان مین وہ تابندگی ہی
کہ جس سے نور کی صورت بنی ہی
زبان شیرین سے جو ہوتا ہی ارشاد
وہی قدرت کیا کرتی ہی ایجاد

سخن آسا جو اس سے جلوہ گر ہی
وہی شہ نقش کالحجر ہی
چمکتا رخ ہی یون لفونکے اندر
گھٹا مین جسطرح ہو برق انور

محیط زندگی چاہ ذقن ہی
شگفتہ اُسپہ خط مثل چمن ہی
منور دیکھکر خورشید آسا
نظر آتا ہی قدرت کا تماشا

سیاہی اُسپہ یون ہی جلوہ افگن
چھپا ہو ابر مین جیون مہ روشن
حلاوت ہی عجب سیب ذقن مین
ثمر ایسا نہین پیدا چمن مین

گلو شفاف ہی مینا سے افزون
ہوا رنگ پان ہوتا ہی گلگون
فروغ نور مین قدرت عیان ہی
بیاض صبح دم ویسی کہان ہی

عجائب جلوہ گر سینے پہ ہین دو
قیامت سے فزون غارتگر ہوش
نہین آتی ہی جسکو دیکھکر تاب
تڑپتے ہین ہزارون مثل سیماب

بغل ہی غیرت خورشید پرنور
شمیم افزا میان مہ مشہور
ملے بازو بھی جو دست کرم ہین
بڑے زرتبہ و عالی ہمم ہین

انھین سے قوت ملتا ہی جہانکو
تسلی ہی زمین و آسمان کو
وہ پنجہ جسپہ کھدیون کرم سے
لگی دولت رہی اسکے قدم سے

ملی ناخن سے سب کرتے ہین ایجاب
فلک پر ماہ نو کو اسقدر تاب
شکم وہ جس سے پیدا دو جہان ہی
منور صورت کون و مکان ہی

ملے کیونکہ نہ اس سے تندرستی
بلاشک ناف ہی گرداب ہستی
نہین کچھ پشت کی قدرت نہان ہی
بلاشک وہ پناہ دو جہان ہی

ہویدا مثل مو نازک کمر ہی
کہ حیران دید مین چشم نظر ہی
کرون کیا مین بیان انکے اوصاف
قدم تک ہین برنگ سیم شفاف

کف پا کی نہین عزت نہان ہی
منور سجدہ گاہ دو جہان ہی
میسر کسکو انکی خاک پا ہو
زہے قسمت اگر لطف و عطا ہو

عجب انداز کی ہی فتنہ گر چال
قیامت روبرو اسکے ہی پامال
نکیون ناز و ادا اونپر فدا ہو
جمال دہر جنکا خاک پا ہو

جمال پاک سے صنعت ہوا ایجاد
سپہر آب خاک و آتش و باد
سری زارو سے جسدم یہ فسانہ
ہوا یون جلوہ افزا غائبانہ

سری رکمن ہوئین ناگاہ سنکر
برنگ قطرہ سیماب مضطر
کمندل ہوئی زلف سیہ فام
ہوئی غارت متاع صبر و آرام

بڑھا یا عشق نے خاطر مین یون جوش
ہوا بس خواب و خور سے فراموش
رخ گلگون ہوا جب زعفرانی
جہان پر کھلگیا راز نہانی

بیقرار ہونا سری رکمن جی کا سودائے فراق سری کرشن جی مین اور تسکین دینا خواصون کا

نہین کھلتا جہانمین عشق کیا ہی
کمند جان عالم ہو رہا ہی
سری رکمن ہوئین جب سے غم اندوز
کہون کیا دن بدن تھا کیا سوز

قرار آتا نتھا دلکو کہین پر
پریشانی سے تھا احوال ابتر
بھرا خاطر مین یون سوز نہان تھا
کہ ہر دم نام ہر دم زبان تھا

خواصین دیکھکے یہ روز و شب حال
ہوئین حیرت زدہ آئینہ مثال
انھین جسدم بہت بیتاب پاتین
تسلی کرشن جی کی اون سناتین

دکانین بھی عجب رونق فزا تھین
مہیا انمین چیزین بے بہا تھین

کہین قص تابان جلوہ فگن تھا
کہین گانا کوئی شیرین سخن تھا

جما تھا ہر طرف جو عیش کا رنگ
بجا کرتی تھی ہر سو بربط و چنگ

سری بھگوان کا اسپر کرم تھا
نہ اسکے عہد مین جور و ستم تھا

پسر تھے خمس اسکے صاحب فوج
زلبن تھا نیر اقبال براوج

ہزرا سامیان جنگ شاطر
عدو کش صف شکن مضبوط خاطر

سوا انکے تھی اک دختر گل اندام
سری رکمن مہارانی نکو نام

جناب جانکی جی رکھکے اوتار
ہوئی تھین اسجگہ آکر نمودار

عجب رونق فزا وہ سرزمین تھی
جہانمین غیرت چرخ برین تھی

دلالت ہی کہ جب ایسے قدم پاک
وہانپر جلوہ گر تھے بر سر خاک

تو پھر کیا روضہ رضوانکی توقیر
کرے اسکے مقابل کلک تحریر

گمان فردوس کا خاطر مین کیا ہو
مقابل اسکے جنت خاک پا ہو

برنگ چھیر ساگر وہ مکان تھا
جہانمین جلوہ قدرت عیان تھا

سری رکمن مہارانی کا احوال
لکھون کیونکر زبان نطق ہو لال

جہان ایجاد ہی جنکے کرم سے
رقم کیا وصف ہو انکے قلم سے

برنگ نور قدرت تھین ہمہ تن
فدا چہرے پہ لاکھون مہر روشن

عاشق ہونا سری رکمنی جی کا غائبانہ حسن جہانتاب سری کرشن جی پر

جہانمین کچھ نہین انکو الم تھا
طرب خود انکے ہمراہ قدم تھا

رقم ہی یون گئے نارد کسی روز
سری رکمن جہان تھین جلوہ افروز

وہان جاکر ہوے پھر یون سخن ساز
کہ ہین ہی کشن جی سرمایہ ناز

نہین انسے کوئی بہتر بشر ہی
وہ عالم حسن سے انکے خبر ہی

بشر آکر ہوے ہین خود نرنکار
پئے امداد عالم رکھکے اوتار

سری بسدیو جی انکے پدر ہین
جناب دیوکی جی کے پسر ہین

جہانمین کون ہی انکے مقابل
انھین سے فخر ہی عالم کو حاصل

جہان پر وہ شہ عالی ہمم ہین
بنائے دو جہان انکے قدم ہین

عجب صورت ہی قدرت ہی نمودار
کرون کیا مین جمال پاک اظہار

بہار افزا ہی کیسا سرو قامت
قیامت ہی قیامت ہی قیامت

رخ گلگون پہ وہ زلف دوتا ہی
گویا سنبل کہین گل پہ جھکا ہی

مسلسل دام سے بندش مین افزون
نہین ہوتا ہی اسکا وصف موزون

کمند جان عالم بیگمان ہی
پھنسا اسمین زمین و آسمان ہی

منور اسقدر روشن جبین ہی
کہ خورکو ہمسری حاصل نہین ہی

ٹھہرتی ہی نظر کب آدمی کی
کمر باندھی قمر ہی خادمی کی

ہلال آسا ہین وہ ابرو سے تابان
کہ لاکھون مہر و مہ ہوتے ہین قربان

بھری آنکھون مین وہ جادوگری ہی
کہ پابند نگہ غزال سری ہی

نظر وہ جسطرف دیکھین کرم سے
کرین فارغ اسے قید الم سے

عذاب دہر سے بخشین رہائی
ملے عقبے مین نقد پارسائی

وہ مژگان تیز ہین عیار رہوش
لگین جنکے کرین دنیا فراموش

عدم مین جلوہ ہستی دکھاوین
کہین پھر قالب خاکی بناوین

قلم مان سجدہ بینی کو خم ہی
الف ایجاد کا اس سے رقم ہی

برنگ مہر روشن دیکھکر گوش
ہزارون کے وہان تارے ہوئے ہوش

منور اسقدر ہین عارض پاک
قمر بنتی ہی جنکے عکس سے خاک

رہے حیران برنگ شکل تصویر
ادا ہووے نہ ہرگز وصف تقریر
برنگ سقف گردون فشان ہے
تماشا ہے بہار گلستان ہے

بنی ایسی ہین تصویرین گل اندام
کہ جنپر حسن اور خوبی ہے انجام
بھرا انمین ہے ایسا رنگ خوشرنگ
کہ رنگ گلرخان ہے دیکھکر دنگ

بلندی پر نظر کرتی نہین کام
بلند اسطور اس مندر کا ہے بام
اکھاڑا اندر کا ہوتا ہے معلوم
بظاہر ہے سری کیلاس معلوم

تماشا دیکھکر سرپت بھی ہین دنگ
بجا کرتی ہے ایسی تال مردنگ
لکھون اوصاف مین سکے کہان تک
سراپا غیرت رضوان ہے بیشک

ہوا جب اسطرح کیلاس آباد
ہوے خوش سنکے راجہ کاشی پرساد
بجا لائے سدا شیوجی کو پرنام
کہ تھا انکو انھین کے درس سے کام

کیا ارشاد پھر یہ بے تامل
کہ یہ خندان یہین دائم رہے گل
بہار حسن شادی کم نہووے
متاع خرمی یہ گھر نہ کھووے

بجے ہر دم یہان نوبت خوش آواز
رہے جبتک زمین پر عیش کا ساز
یہان آکر کے جو سائل گدا ہو
اسے کھانے کو ہر نعمت عطا ہو

رہے موجود ہر سنار شہانہ
نہووے گم کبھی یہ کارخانہ
رقم ہے کشور عارتگر تاب
کوئی یکتا ہے کندن پور نایاب

آغاز داستان پوتھی رکمنی منگل و بیان سلطنت راجہ بھکم والی کندنپور

صفت اسکی قلم سے کب رقم ہو
جو خوبی مین ہے ارم باغ ارم ہو
جہانمین ہے جو حسن آباد وہ پاک
بہار افزا ہے ہر سو مثل گل خاک

جمالش جلوہ حسن جہانتاب
ہوا ایش لطف گلشنہای سیراب
بنا پانی سے اسکے آب گوہر
جدا ہو روضہ رضوان کے اندر

ریاحین بھی نہ کیون نور نظر ہو
جہان آب و ہوا یہ جلوہ گر ہو
جہان مین گردش گردون سے آزاد
زبس خوبی سے ہے وہ ملک آباد

شہ بھیکم وہان فرمان روا تھا
جہان جسکی عدالت پر فدا تھا
زبس عادل تھا وہ شاہ نکو فال
عدالت کا بیان مین کیا کرون حال

جو رکھے پیل پشت مور پر پا
تو ہو اسپر غضب عالم مین برپا
نہ ہرگز شیر سے بز کو خطر تھا
غضب سے کانپتا ہر شیر نر تھا

جلاتی شمع پروانے کو کیونکر
ملا تھا محبس فانوس مین گھر
ستم گلگیر کا اسپر غضب تھا
پسند طبع والا جو رکب تھا

شجاعت مین ہزبر آسا کمربند
ظفر پابند اسکی سخت پیوند
عدو کو اس سے مشکل جانبری تھی
نصیب اسکو جہانبانی وہ دی تھی

نہ فرمان تھے شاہ ہفت اقلیم
سر گردون تھا جھکتا بہر تسلیم
مہ تابان سپہر ارجمندی
گل خندان ریاض دلپسندی

سخی ایسا کہ کوئی تھا نہ محتاج
سخاوت سے گدا تھے صاحب تاج
ملا عیسان کو رتبہ یہ کہان تھا
عجب دست کرم گوہر فشان تھا

لکھون کیا وصف بیت السلطنت کا
کہ تھا وہ شہر بھی خوبی مین یکتا
بہار گلشن رضوان فضائل
زجوش حسن خوبی خاکپایش

عمارت تھی بنی ایسی طرحدار
کہ تھا خوبی مین اس سے گرد گلزار
مصفا کاخ گردون سے نہین کم
وتابش پشت آئینہ کرے خم

دو چند اسپر غضب نقش و نگین تھے
چمکتے مثل اختر بزر مین تھے
بہار افزا تھا وہ چوپر کا بازار
کہ گل کھاتے تھے جسکے روبرو خار

مشیر انتظام راج ہین وہ
ریاست مین یہان ہتر راج ہین وہ
لکھون پھر راجہ عالی کے اوصاف
کہ جنکے ہین مشیر ایسے پر الطاف

بزرگ انکے تھے راجا کاشی پرشاد
جو ہین اب کشور جنت مین آباد
زبس عالی خرد عالی ہمہ تھے
سخاوت مین نہین نسیان سے کم تھے

رہی مسند نظامت پر سرافراز
بعہد شاہ اودھ ہوکر کے ممتاز
عدالتمین بھی یکتائے جہان تھے
سخن فہمان عقیل و نکتہ دان تھے

شجاعت مین اسد انسے خجل تھا
برنگ نبر چھپاتا جان و دل تھا
انھین تھا فوق شان عابدی پر
عبادتمین تھے وہ عابد سے بہتر

آپا شک تھے سدا شیوجی کے کامل
گیا تھا ابتدا سے عشق پر دل
وہی راز نہان آخر نکالا
بنام خسرو یک گنج ڈالا

ہوا مشہور وہ آخر گرامی
بنام گنج موہن لال نامی
ہویدا وصف ہین جنکے جہان پر
کہ تھے از بس سخی اور لطف پرور

چراغ خانہ نظم جہان تھے
بعہد شاہ اودھ ناظم عیان تھے
شجاعت بھی ہی انکی شہرہ عام
عدالت کا رہا دائم انھین کام

جہان انکی صفت سے ہی خبردار
کرے کیا کیا زبان کلک اظہار
انھین حاصل تھا تاج لطف شاہی
مقرر تھے پئے عالم پناہی

کرون کیا گنج کی خوبی مین اظہار
عجب جو نسر کا ہی خوشرنگ بازار
دو رویہ ہین دکانین فرحت انگیز
مصفا صورت رضوان دل آویز

اسی مین پھر کیا تعمیر کیلاس
نفیس و خوشنما پاکیزہ آساس
نہین جسکے کوئی عالم مین ہمسر
بنا ہی صورت کیلاس بہتر

اگر دیکھے تو قدرت ہی نمودار
برنگ خور ہین شش در و دیوار
زمین کو رتبہ گردون ملا ہی
سری کیلاس ان جیسے بنا ہی

جھکاتے ہین سر مومن وان جبین کو
خجالت اس سے ہی عرش برین کو
دیا ہی شیو نے ایسا عزت و جاہ
کہ ہی ہر اک صفت سے اسکی آگاہ

سدا شیوجی کو اب مین کرکے پرنام
صفت کیلاس کی کرتا ہون ارقام
لگا بننے سری کیلاس جسدم
ہوئے سب ساکنان جنت خرم

زمین گردون صفت سے ہونے لگی پاک
ہوا دامان عصیان خلق کا چاک
مبدل ہوگئی فی الفور تاثیر
گئی بڑھ رحمۂ خسوان سے توقیر

اکھاڑے مین ہوئی لون اندر کے دھوم
کہ ہو سکتا نہین کچھ حال مرقوم
فلک پر ہو رہی تھی گلفشانی
زمین پر جلوہ گر تھی شادمانی

ملا کاشی کا رتبہ اس زمین کو
جھکانے سب لگے اسجا جبین کو
ہوا جسوقت اس خوبی سے تیار
ہوا اسکے مقابل گرد گلزار

ہوئی اس سے بہار بوستان ننگ
آرایا دیکھکر بیکنٹھ نے رنگ
بنا خوبی سے ایسا قصر شنکر
کہ آئے دیکھنے سرمن سبکتر

گیا بڑھ اور اسکا عزت و جاہ
ہوا کونین اس مژدے سے آگاہ
ہوا مقبول پھر درگاہ سمبھو
ہوئے خوش اس سے خاطر خواہ سمبھو

صفت اسکی کرون کیونکر بیان تمام
تو پھر یہ داستان ہوئے نہ انجام
منور سقدر دیوار و در ہین
کہ حیران نور مین شمس و قمر ہین

ٹھہرتی ہی نہین چشم نظارا
وہان قدرت ہی شیو کی آشکارا
زمین ہی غیرت روے گل تر
جما خوبی سے ہی یون سنگ مرمر

نظر آتی ہی جیون آئینہ صورت
مٹاتی دلکی ہی ساری کدورت
کہون کیا مین نبی ہی چھت طلسمات
جسے دیکھا کرے ہر شخص دن رات

سررشتہ وصلبا تھا اُنسے — تعلق کا رہبا تھا اُنسے
مرے تخت جگہ ہین وہان اور — گرامی مرتبت عالی بہر طور
یکے منشی اشرفی لال نامی — دوم رگھبر دیال عاقل گرامی
ہوئے وہ سنکے اس پوچھی کو قسم — یہ فرمایا تلطف سے اُسیدم
دکھا کر روئے مطلب کا خط و خال — مرا بھی اسمین کچھ تحریر کر حال
لہذا ازرہ تسلیم ارشاد — کیا مینے یہ مضمون تازہ ایجاد

صفت شہر لکھنؤ و مدح راجہ چندر سیکھر صاحب بہادر والی ریاست سینڈی

اودھ سرمایہ جو برتری ہی — وہان اک قسمت لچھنا پوری ہی
صفت اُسکی بھلا کیسے بیان ہو — جہان گونگی عطارد کی زبان ہو
بسا ہو صورت خلد برین ہی — گویا فردوس بر روئے زمین ہی
نہین ہمسر کوئی اُسکے مکان ہی — بلاشک غیرت باغ جنان ہی
ہر اک جانب وہان لگتا ہی بازار — برنگ روضۂ رضوان ہی گلزار
عمارت صاف آئینے کی صورت — بہار بوستان رفع کدورت
زمرد دیکھکر سبزہ کو ہی دنگ — شفق کھوتا ہی گل کے روبرو رنگ
وہان اک قصبۂ عالی ہی معمور — سینڈی نام ہر جانب مین مشہور
زبس ہی جانفزا وہ غیرت باغ — کہ کھاتا اُس سے ہی باغ ارم داغ
بہار افزا عجب آب و ہوا ہی — کہ ہر نخل خوشہ پھولا پھلا ہی
ہر اک شی مین وہان خوبی ہی موجود — نظر آتا ہی ہر سامان بہبود
وہان اک راجہ عالی گہر ہین — بنام چندر سیکھر جلوہ گر ہین
زبس عادل ہین بیمثل زمانہ — برہمن پاکدل ہر دل یگانہ
اُنھین لاریب ہوتا ہی سزاوار — لکھون گر برجہ مورت برجہ اوتار
مری گنگا صفت پاکیزہ ہین اُو — کرے ہین دوش سے پاکیزہ سبکو
نہین ہوتا ہی اُنکا وصف تحریر — عطا کی ہر نے ہی وہ عز و توقیر
عدالت سے ہی پاس خلق منظور — ہوئے ہین مفسدون کے مفسدون دور
شریر اپنی شرارت سے ہوئے تنگ — جا خوبی سے ہی یون عدل کا رنگ
سخی ایسے نہین ثانی ہی پیدا — جہان اشفاق پر اُنکے ہی شیدا
ریاض خلق مین ابر کرم ہین — بڑے ذی تبہ و عالی ہمم ہین
نہین اُنسے کوئی محروم سائل — دل سائل ہی اُنکے دلپہ مائل
شجاع ایسے کہ حیران شیر دل ہین — مقابل پہلوان ہوتے خجل ہین
برنگ نر اسد ہوتا ہی مفرور — اگر وہ صید کا کرتے ہین مذکور
جہان مین سرور اہل جہان ہین — سخن کے بھی نہایت قدردان ہین
کرے کیا کلک اُنکا وصف ارقام — منور قاف سے تا قاف ہی نام
سخن کا پاس ہی اسطور منظور — کہ ہی جسطور رامائن مین مذکور
بصفت شاہ اودھ پدر سیرام — کہ جنکا قول مین ہی جلوہ گر نام
سوا اسکے پسند ایسا ہنر ہی — کہ رہتا روز ذکر شاستر ہی
ہر اک فن کا وہان جو گھر ہی — طریق علم سے ہر کس خبر ہی
زبس ہین خاندان پاک نامی — لکھون کیا کیا مین اوصاف گرامی
مقرر ہین وہان اک صاحب ہوش — نیکو سیرت عطا پاش و خطا پوش
برنگ دیوتا پاکیزہ صورت — نہین لاثانی کہین دیپر کدورت
جہان مین قابل درشن ہی وہ ذات — برنگ نقش نگین اُنکی ہی بات
برہمن ہین بمصر مشہور نامی — اسم ہی ہردیال اُنکا گرامی

بیان حال مصنف

بہ پردھان اودھ ہو کر کے مشہور
بس اب منظور ہی مجکو بیان پر
لکھونگا داستان پیشین میں اوصاف
مرے والد کا کیا ہو حال تحریر
جہانسے جب ہوا سامان رحلت
بھوانی سے اگر پرشاد ہو وصل
مرے عموی کلان لالہ جیالال
مرے عموی تھے دوم صاحب جاہ
مرے عموی تھے سوم اور نامی
ہوا جب شاہ لندن کا زمانہ
ہوے کار زمینداری سے خشنود
ہوا جو حال کا مضمون گہربار
بعہد ہندوان شاہ خوش فکر
بلطف راجہ عالی نکو ذات
زمینداری کو پائے چند دیہات
ہوا جب رکمنی منگل یہ طیار
ذریعہ عبادت نیک افعال
سراپا ہیں مے عزت سے مخمور
ہوے عالم میں ایسے صاحب جاہ
رئیس و نکتہ دان دریائے اشفاق
جو ہیں اب آجکل خشنود و آباد

کہ ہو تحریر کچھ احوال احقر
منزہ انکے جو ہیں جلوہ گر صاف
زبس تھے پاکدامن نیک تدبیر
عطا کی ہر نے بہر عیش جنت
تو ہو روشن وہ اسم پاک در اصل
زمانے میں ہوے یوں صاحب اقبال
جہان یکنام سے جنکے ہی آگاہ
جہانمیں بالگو بند گرامی
اٹھا کر لکھنؤ سے کارخانہ
ملا انکو یہاں بھی نقد بہبود
تو کرنا حال ماضی بھی ہی اظہار
نہیں اسلام کا اسمیں ہی کچھ ذکر
تیلوک چند دریائے کرامات
ہوئی انکی زبس انپر عنایات
زمانے پر ہوا یہ حال اظہار
گرامی مرتبت فرخندہ اقبال
لقب پرشان ناند ہو گذشتہ ہی مشہور
کہ ہی ہر کس صفت سے انکی آگاہ
شفیق و قدردان ہر علم میں طاق
میان قصبہ محمود آباد

ملازم راجہ عالی گھر ہوں
مرا ہی نام روشن عجز سے پر
جہانمیں جانکی پرشاد تھا نام
مرے تھے جد اعلی پاک بنیاد
فقیروں سے سدا صحبت تھی انکی
ہوے دیوان اودیوانخانہ
ملا دے گر کوئی چندی سے پرشاد
رہے شاہی میں عمدہ کار دائم
اسوہے کیطرف آئے بدل شاد
ہوے نمبر سے بھی آخر میں فراز
بزرگ اپنے جو پردھان اودھ تھے
انھیں سے ایک تن دیجاہ و نامی
ہوے قانونگو تب سے وہ مشہور
وہی منصب ابھی تک ہی بدستور
مرے بھائی ہیں اک روشن زمانہ
مکان انکا ہی خیر آباد نامی
پدر رادھا کشن انکے گرامی
خسر اپنے وانکے پاکدامن
ریاست دار خیر آباد مخدوم
بعہد راجہ نواب علیخان

رہے آخر اودھ میں شاد و مسرور
طریق علم سے کچھ کچھ خبر ہوں
جہانمیں کمترین راج بہادر
رہا انکو ہمیشہ عیش سے کام
جو ہیں باغ جہانمیں آجکل شاد
مبرا ذات سے لعنت تھی انکی
رہے شاہی میں او یکتا زمانہ
تو ہو روشن وہ اسم پاک بنیاد
رہا جبتک کہ عہد شاہ قائم
نیوا دیمیں ہوے عشر نسے آباد
میان ہمسران وہ نکتہ پرداز
مصاحب خاص سلطان اودھ تھے
اسوہے سٹیھ مل آئے گرامی
میان ہو دولت عظمی سے مجبور
ہر اک کس ہی زمینداری سے مسرور
جہانمیں لالہ دھنپت رائے دیجاہ
ریاست بھی ہی ارجن پر گرامی
پسر پاکیزہ چنی لال نامی
جناب رائے درجن لال روشن
لقب ڈنگر عیان بر پیر معصوم
رہی دیوان او مشہور دوران

نہین یہ راز عالم پر نہان ہے
بہنگ مہر ہر جانب عیان ہے
بھیکھن کو کیا کیسا سرفراز
کہ اب تک تخت انکا پر ہے ممتاز

ملا کیسا بہ ہنگام مصیبت
سدا ماکو تمھین سے مال و دولت
اہلیا بھی ہوئی تمسے سبکدوش
ہوا بار گران عالم سے روپوش

ہوا پورا شہ برہت کا اقرار
تمھاری ذات سے تھا جو کہ دشوار
پڑا جب وقت مشکل در بدری پر
ہوئی از بس غم عزت سے مضطر

بڑھایا اسطرح پر جامۂ پاک
ہوا جس سے دل غمگین طربناک
نہ آیا حفظ عصمت مین کوئی بل
رہے سید کف افسوس مل مل

بکثرت دیکھ بارش کا برا دھنگ
ہوا جب برج سیلابی سے تنگ
اٹھا انگشت پر خود کوہ سنگین
عطا کی برج کو طوفان سے تسکین

نہنگ و فیل کا دریا مین جسدم
لگا ہونے قضا را رزم باہم
نہنگ ایسا ہوا آمادۂ شر
کہ حیران ہوگیا وہ کوہ پیکر

اسے بھی جان سے آخر بچایا
عدو سے سخت سے جاکر چھڑایا
کیا جب شیو کو بھسمانے غمگین
ہوا گمراہ آنسے مائل کین

ہوے بردان سے اپنے پشیمان
سری شنکر زبس ہو کر کے حیران
مدد کی اسجگہ پر بے تامل
کیا اسکا چراغ زندگی گل

چڑھا دل سا جکے جسوقت سپال
تمنا مین مری رکمن کی خوشحال
امانت سے رکم کی شاد و خندان
مہیا کرکے سب شادی کا سامان

ہوا یہ خار بھیکھم کے جگر کا
اوڑا حیرت سے ہوش اس سمر کا
وہانپر کی ہے کیسی مہربانی
خبر سنکر برہمن کی زبانی

کہ کمدن پورے ہوے خود آپ راہی
محبت سے بھلا کر تخت شاہی
غم جان سے کوئی مرغ دل انکا
پریشان تھا بروے نخل ناچار

زمین پر تھا کوئی صیاد بیدرد
کیے اس مرغ کا سیر جہان گرد
بلندی پر کوئی کرتا تھا پرواز
برنگ شیر نر اسوقت مین باز

دو جانب سے تھی امید جہان تنگ
جما تھا میتی کا سر پر رنگ
بجز لطف ہمایون ذات والا
نہین تھا دوسرا اسکو سہارا

بہنگام مصیبت کے ہو تھرتھر
نکالا اسنے لطف پاک کا ڈھنگ
ہوا باغ اجابت جبکہ گلزار
ہوئی کیا قدرت کامل نمودار

نکل آیا کہین اک ہو کے برہم
بحکم پاک مار آتشین دم
ہوا اس سے فنا صیاد بیدرد
ہوئی یون آتش پائین جب سرد

خدنگ تیز اسکا ہو کے پران
ہوا اس بار کا بھی دشمن جان
یہ وہ منزل ہے جسمین عقل ہے گم
فقط درکار ہے لطف و ترحم

جناب کرشن جی اب حفظ جان ہو
کرم سے صورت رحمت عیان ہو
رہ گردش سے جسمین چرخ دوار
ابھی پھر کر مرا ہو کے مددگار

فراموشی مین آوے گردش دور
پھلے پھولے ریاض عیش نی الفور
صعوبات جہان ہون مری دور
خوشی سے ہو مرا کاشانہ معمور

تماشائی گل باغ عبادت
مجھے بخشے دو عالم مین سعادت
متاع خرمی مجکو ملے زود
کرے استت یہ پیدا شکل مہبود

اگرچہ ہو نہین دو باہمعصیت مین
کہان ممکن یہ بیٹھون عافیت مین
دے کیا آپکے یہ لطف سے دور
کرین مجکو جو اتنا لت مین مسرور

تمنا ہے کہ دیکھون لطف والا
کرون پھر شان سے شوکت دوبالا
برنگ مورتان پاک بنیاد
ہوا جنکا اودھ سے فخر ایجاد

سری گنیش آئینہ

جناب کرشن جیکو کرکے پرنام
سری رکمن کے گن کرتا ہوں اتمام

قلم اس فیض سے ہی آسمان پہ
زبان بیان صفت افشان ہی گویا

ولے مجکو کہان ہی اسقدر تاب
کرون یہ باغ یا دون سبز و سیراب

امید آب رحمت دم بدم ہی
ثمر مطلب یہ اب شاخ قلم ہی

مجھے اے کرشن جی ہرگز نہ غم ہو
برنگ رکمنی مجھپر کرم ہو

استت بجناب سری کرشن جی

ملے اب گوہر مقصود مجکو
دکھادے یہ سخن بہبود مجکو

کرون کیا آپکے مین صفت ترقیم
طلاشاہونکو تمسے تخت و دیہیم

زمین و آسمان تمسے ہی ایجاد
تمھین کرتے ہین سنیکا دک سدا یاد

جناب شیو تمھین کرتے ہین تعظیم
سزا ہی آپ ہی کو عز و تکریم

سری نارد تمھین سے نامور ہین
گناہ آمرز عالم آپ ہی ہین

درر دریاے رحمت عذر اندیش
خطا پوش و عطا پاش و کرم کیش

تمھارا نام بھوساگر کا ہی پل
شریک حال پر غم آپ ہی ہین

تمھین عالم کے ہو حامی بہر حال
کیا جا کر شہ متھرا کو پامال

چھڑایا گوپیونکو دام غم سے
خبر رکھتے ہین اسکی شاستر کل

اگر ذرے پہ ہو جائے نوازش
دکھاوے مثل خورشید عالم مین تابش

بنے خردل برنگ کوہ فی الفور
ہٹایا مار کو تمنے قدم سے

تمھارے خوان نعمت سے ہر اک تن
جہان مین رزق سے بھرتا ہی دامن

زہی رحمت زہے عالم نوازی
دکھاوے لطف کا جلوہ بہر طور

ملی ہی آپ سے ہر کس کو امداد
کیا بسدیو جی کو کس طرح شاد

بہر حالت بہر ساعت بہر دم
زہے قدرت ہے تدبیر سازی

کیا دارش پہ تمنے ترحم

Rukmini Inuga C

شری مدکار کرن کرشن جی مہاراج کی سپی

پوتھی لاجواب جو بھگت جنون کی طرب خاطر کا سامان ہے یعنی کرشن جی مہاراج کے بیاہ کا برنن بیان ادب سے

رکمنی منگل طرب

۱۹۳۹

جسکو سخنور موزون طبع منشی راج بہادر تخلص طرب قوم کایستھ قانونگو نے موزون فرمایا

مطبع نامی منشی نولکشور میں حسن زیبا چھپی

INDIAN

Rukmiṇī-maṅgala

D
15836.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.